Regd. # MC-1177

ترجمہ

تُحفَةُ المُسلِمِينَ فِي تَقدِيرِ مُهُورِ اُمَّهاتِ المُؤمِنِينَ

بنام

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے مہر کا بیان

تالیف:

شيخ الإسلام الإمام المحدّث الفقيه

مخدوم محمّد هاشم السندي التتوي

(ولد ١١٠٤هـ/ توفي ١١٧٤هـ)

ترجمہ وتحقیق وتخریج

ابوحمزہ محمد عبداللہ فہیمی

جمعیّت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net
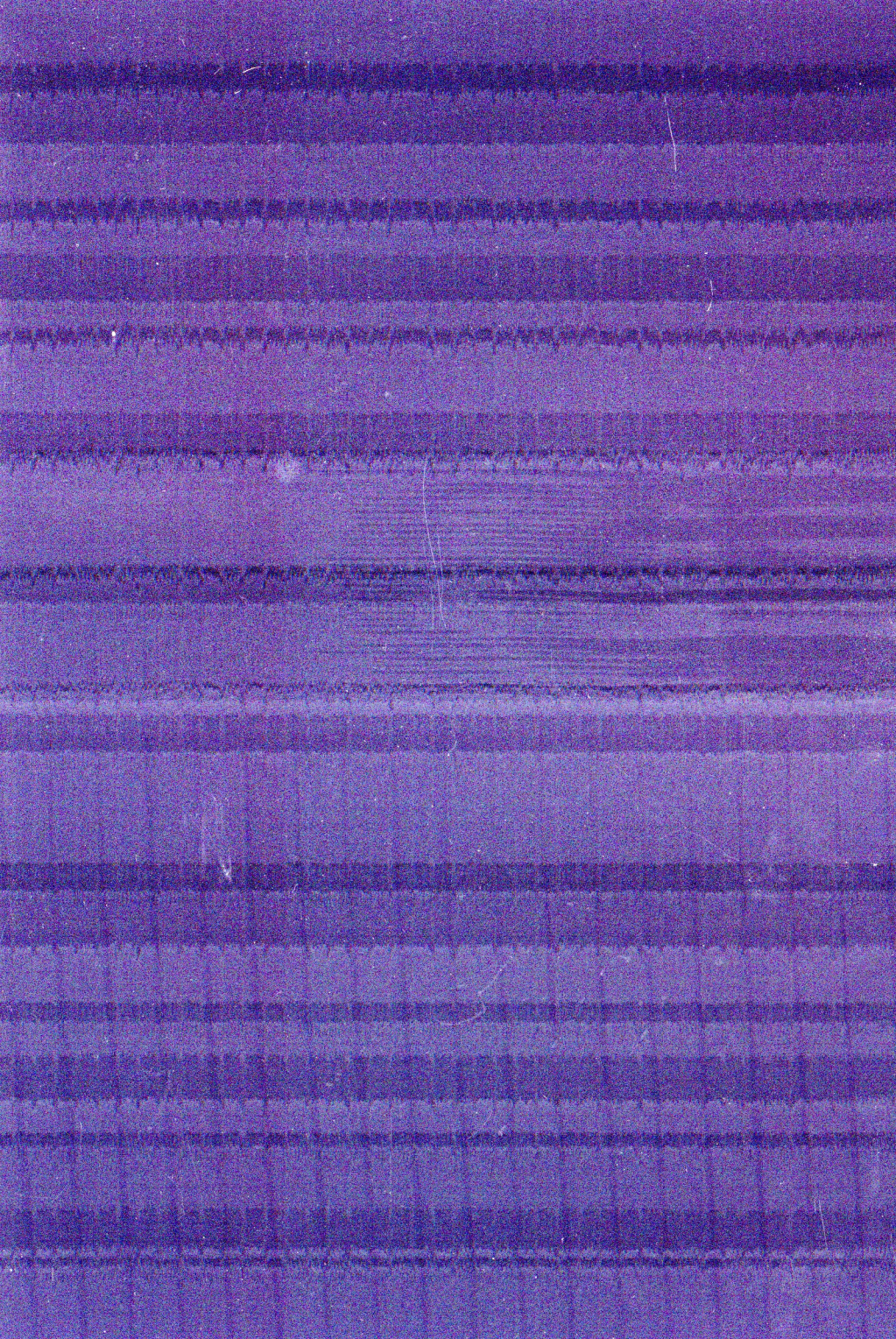
ترجمہ

تُحفَةُ المُسلِمِينَ فِي تَقدِيرِ مُهُورِ أُمَّهاتِ المُؤمِنِينَ

بنام

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے مہر کا بیان

تالیف:

شیخ الإسلام الإمام المحدّث الفقیه مخدوم محمّد هاشم السندي التتوي

(ولد ۱۱۰۴ھ/ توفی ۱۱۷۴ھ)

ترجمہ و تحقیق و تخریج

ابو حمزہ محمد عبداللہ فہیمی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: +922132439799

نام کتاب: تُحفَةُ المُسلِمِینَ فِی تَقدِیرِ مُهُورِ اُمَّهَاتِ المُؤمِنِینَ

نام ترجمہ: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے مہر کا بیان

مؤلف: شیخ الاسلام مفسر محدث فقیہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سندھی

مترجم: ابو حمزہ محمد عبداللہ فہیمی

تقدیم: شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی (دامت فیوضاتہ العالیہ)

سنِ اشاعت: ذوالحجہ ۱۴۳۶ھ / اکتوبر 2015ء

سلسلۂ اشاعت نمبر: 258

تعدادِ اشاعت: 4500

ناشر: جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

فون: 922132439799+

خوشخبری: یہ کتاب اس ویب سائٹ پر بھی ہے:

www.ishaateislam.net

فہرستِ مضامین

پیش لفظ

نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکریم

مہر عورت کا حق ہے، مہر مرد پر واجب ہے، مہر کا وجوب قرآن کریم سے ثابت ہے، ارشاد ہوا: ﴿اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ﴾ (النساء: 24)

ترجمہ: اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو۔

اور ارشاد ہوا: ﴿قَدۡ عَلِمۡنَا مَا فَرَضۡنَا عَلَيۡهِمۡ فِىۡۤ اَزۡوَاجِهِمۡ﴾ (الاحزاب: 50)

ترجمہ: ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر مقرر کیا ہے ان کی بیبیوں میں۔

اس آیت میں لفظ ''فرض'' استعمال شرعی میں تقدیر کے معنی ہے اور اس کے بعد ''نا'' ضمیر کو لایا گیا، اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں مہر مقدر ہے۔ اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان سے اسے جانا۔ چنانچہ امام دار قطنی اور امام بیہقی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ «لا مهر أقلّ مِن عشرةٍ»، یعنی، مہر دس درہم سے کم نہیں۔

یاد رہے کہ نکاح ایک عقد انضمامی ہے، اس کے لغوی مفہوم میں مال کو دخل نہیں، لہٰذا نکاح مہر کا ذِکر کئے بغیر بھی منعقد ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ اِنۡ طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمۡ تَمَسُّوۡهُنَّ اَوۡ تَفۡرِضُوۡا لَهُنَّ فَرِيۡضَةً﴾ (البقرہ: 236)

ترجمہ: تم پر کچھ مطالبہ نہیں تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر نہ کر لیا ہو۔

اس آیت میں اُن عورتوں کی طلاق کا ذکر ہے کہ جن کے مہر مقرر نہیں ہوتے تھے، ظاہر ہے طلاق اُسی صورت میں واقع ہوگی جب نکاح منعقد ہوا ہو۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج کو مہر دیا اور وقت پر ادا فرمایا، جس پر قرآن کی سورۃ الاحزاب کی آیت ۵۰ دلالت کرتی ہے، نبی کریم ﷺ کی متفق علیہ ازواج گیارہ ہیں جن کے مہر کی تفصیل یکجا نظر نہیں آتی۔

شیخ الاسلام مخدوم المخادیم مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی حنفی نے کتب احادیث و سیر سے اسے جمع کیا جو ایک رسالہ بن گیا، یہ رسالہ فارسی زبان میں ہے، جس میں مخدوم علیہ الرحمہ نے ازواجِ مطہرات اور خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہن کے مہر کو بیان کیا ہے، جسے حضرت علامہ ابو حمزہ محمد عبد اللہ فہیمی مدظلہ نے اردو زبان میں نقل کیا اور اس کے شروع میں مخدوم علیہ الرحمہ کے حالات اور آپ کی تصانیف و تالیفات کا ذکر اچھے انداز میں کیا ہے اور فارسی متن دو مخطوط نسخوں سے تیار کیا اور عوام المسلمین کے فائدے کے لئے جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) کو شائع کرنے کے لئے پیش فرمایا۔ ادارہ اس رسالہ کو فارسی متن اور ترجمہ کے ساتھ شائع کرنے کا اہتمام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مترجم، محقق، اور اراکینِ ادارہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

محمد عطاء اللہ نعیمی

خادم دار الحدیث والافتاء جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

حالاتِ مصنّف (از مترجم)

نسب:

حضرت علامہ، محدّث، مفسّر، قاری، حافظ، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی ہیں۔ مخدوم صاحب علیہ الرحمہ کا نسب نامہ جو آپ کی ایک عربی کتاب "الشفاء فی مسئلة الراء" میں موجود ہے وہ اس طرح ہے: محمد هاشم بن عبد الغفور بن عبد الرحمٰن بن عبد اللطيف بن عبد الرحمٰن بن خير الدين السندي البتورائي ثم بهرامپوري ثم التتوي۔

ولادت:

آپ کی ولادت جمعرات کی رات ۱۰ ربیع الاول ۱۱۰۴ھ بمطابق ۱۹ نومبر ۱۶۹۲ء کو ضلع ٹھٹہ کے مضافات 'بٹھورہ' میں ہوئی۔

مخدوم صاحب کی ذات پنہور تھی، پنہور قوم کا نسب عربوں سے ہے اور ان کا نسب "حارث بن عبد المطلب" کے ساتھ ملتا ہے یہ لوگ محمد بن قاسم کے ساتھ آئے تھے اور سندھ میں آباد ہو گئے جہاں تک لفظ "مخدوم" کا تعلق ہے یہ کوئی ذات نہیں ہے بلکہ آپ کو علمی جدوجہد اور دینی خدمات سر انجام دینے کی وجہ سے "مخدوم" کہا جانے لگا۔

تعلیم:

مخدوم صاحب علیہ الرحمہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ قرآن حکیم، فارسی، صرف ونحو اور فقہ کی ابتدائی کُتب اپنے والد سے پڑھیں۔ اُس کے بعد ٹھٹہ میں مخدوم محمد سعید سے عربی کی متوسطات کی تعلیم حاصل کی۔ بعد میں مخدوم

ضیاء الدین ٹھٹوی سے حدیث اور باقی مروجہ علوم حاصل کئے۔ اسی دوران ۱۱۱۳ھ میں آپ کے والد عبدالغفور کا انتقال ہوا۔

مخدوم صاحب نے چوں کہ سندھ اور حجاز مقدس کے اساتذہ سے علم حاصل کیا ہے چنانچہ چند اساتذہ کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ سندھ کے اساتذہ یہ ہیں۔

مخدوم عبدالغفور رحمہ اللہ تعالیٰ:

مخدوم عبدالغفور نہایت جید عالم اور ولی اللہ تھے اور سیوھن کے نامور علمائے کرام میں شمار ہوتے تھے مخدوم محمد ہاشم نے حفظِ قرآن اور ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی مخدوم عبدالغفور ماہ ذی الحجہ ۱۱۱۳ھ بمطابق مئی ۱۷۰۲ء اس فانی دنیا سے کوچ کر گئے اور آپ کو میر پور بٹھورو میں دفن کیا گیا۔

مخدوم محمد سعید ٹھٹوی رحمہ اللہ تعالیٰ:

مخدوم صاحب کے اِس استاذ کے حالاتِ زندگی معلوم نہ ہوسکے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ مخدوم صاحب نے ان سے درس نظامی کا درمیانہ نصاب پڑھا تھا۔

مخدوم ضیاء الدین ٹھٹوی رحمہ اللہ تعالیٰ:

یہ اپنے وقت کے بڑے محدث تھے یہ شیخ شہاب الدین کی اولاد میں سے تھے آپ ۱۰۹۱ھ بمطابق ۱۶۸۰ء ٹھٹہ میں پیدا ہوئے والد کا نام ''ابراہیم'' اور دادا کا نام ''ہارون'' تھا اور پھر ٹھٹہ کے مشہور عالم مخدوم عنایت اللہ سے علم حاصل کرنا شروع کیا۔ مخدوم ضیاء الدین نہایت سادہ اور فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے انہوں نے اپنے زمانے کے لوگوں کو بڑا علمی و روحانی فیض پہنچایا۔ اسّی (۸۰) سال کی عمر میں ۱۱۷۱ھ آپ کا انتقال ہوا۔

مخدوم محمد ہاشم جب ۱۱۳۵ھ میں حرمین شریفین حاضر ہوئے تو وہاں بھی

محدثین اور معروف اساتذہ سے علم حدیث اور اسناد حاصل کیں جیسے

شیخ عبدالقادر مکی رحمہ اللہ تعالی:

یہ مکہ مکرمہ کے مفتی اور نہایت فصیح و بلیغ شخص تھے علم فقہ میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے، ان کے فتاویٰ کا مجموعہ "فتاوی قادریہ" کے نام سے معروف ہے، ان کی وفات ۱۱۳۸ھ میں ہوئی مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی نے علم حدیث ان سے حاصل کیا اور ان کی مرویات کے بارے میں ایک کتاب "اتحاف الاکابر بمرویات الشیخ عبدالقادر" لکھی۔

شیخ ابو طاہر مدنی رحمہ اللہ تعالی:

یہ شافعی المسلک عالم تھے نہایت اطاعت گزار اور علم دوست انسان تھے نرم دل والے اور بہت زیادہ رونے والے تھے ان کا انتقال ۱۱۴۵ھ میں ہوا۔

ان دو بزرگوں کے علاوہ مخدوم صاحب نے شیخ عید بن علی النمرسی الازہری الشافعی متوفی ۱۱۴۰ھ، اور شیخ محمد بن عبداللہ المغربی الفاسی المدنی المالکی متوفی ۱۱۴۱ھ، شیخ علی بن عبدالملک دراوی متوفی ۱۱۴۵ھ سے بھی علم حاصل کیا۔

طریقت و تصوف کی تعلیم:

باطنی علوم کے حصول کے لیے ٹھٹہ کے مشہور بزرگ مخدوم ابوالقاسم نقشبندی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے بیعت کی درخواست کی تو مخدوم ابوالقاسم نقشبندی نے فرمایا:

"میرے مریدین کی صورتیں میرے سامنے پیش کی گئی تھیں جن میں تمہاری صورت نہیں تھی۔"

چنانچہ انہوں نے بیعت کرنے سے عذر کر دیا تو مخدوم صاحب نے عرض

کی کہ حضرت مجھے ایسا شیخ بتلادیں جن سے اصلاحی تعلق قائم کروں تو حضرت ابوالقاسم نقشبندی نے فرمایا: ''تم سید سعد اللہ کے پاس سورت بندر چلے جاؤ اور ان کی خدمت میں رہو'' چنانچہ مخدوم صاحب جب سفرِ حرمین سے واپس لوٹے تو ''سورت بندر'' میں موجود سلسلہ قادریہ کے ایک مشہور بزرگ حضرت سید سعد اللہ بن غلام محمد سلونی علیہ الرحمہ (متوفی ۱۱۳۸ھ) کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

وہاں چند ماہ عبادت وریاضت میں مشغول رہ کر سلسلہ عالیہ قادریہ میں خرقۂ خلافت اور سندِ اجازت حاصل کر کے ماہ صفر المظفر ۱۱۳۷ھ میں ٹھٹہ واپس تشریف لے آئے۔

رسول اللہ ﷺ کا خصوصی کرم:

حرمین شریفین حاضری کے دوران جب آپ نے آقا و مولا ﷺ کے حضور سلام عرض کرنے کیلئے حاضر ہوئے تو قبرِ انور سے جواب آیا ''وعلیکم السلام اے محمد ہاشم ٹھٹہ والے'' حالانکہ اس وقت وہاں محمد ہاشم نام کے متعدّد افراد تھے۔ یہ حضور ﷺ کا آپ پر خصوصی کرم تھا۔

''تکملہ مقالات الشعراء'' میں ہے کہ: ایک شخص کو مخدوم صاحب نے مسئلہ لکھ کر دیا تو وہ شخص نے تصدیق کیلئے مسئلہ آپ کے استاد مخدوم ضیاء الدین ٹھٹوی کے پاس لے گیا۔ اور اُن کا اسی مسئلہ میں مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کے ساتھ اختلاف تھا اس وجہ سے دستخط نہ کئے۔ مخدوم ضیاء الدین رات کو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اور ارشاد فرمایا ''جس طرح محمّد ہاشم نے فتوی دیا ہے آپ بھی اس پر دستخط کردو''

مخدوم ضیاء الدین نے صبح سائل کو بلوایا اور اُسی فتوی پر دستخط کردیئے۔ اُس

کے بعد جب اُن کے پاس فتویٰ کیلئے کوئی سائل آتا تو اُسے مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کے پاس یہ کہہ کر بھیجتے کہ ''حضور ﷺ نے فتویٰ اُن کے ہاتھ میں دے دیا ہے''۔

درس وتدریس:

مخدوم صاحب علیہ الرحمہ تحصیلِ علم کے بعد ٹھٹہ سے اپنے اصلی گاؤں ''بٹھورو'' واپس آئے، چونکہ آپ کے والد انتقال ہوگیا تھا اس لئے آپ نے بٹھورو کے قریب ''بہرام پور'' نامی ایک گاؤں میں سکونت اختیار کی۔ اور وہاں اشاعتِ دین کا سلسلہ شروع کیا۔ پھر اپنے گاؤں کو خیر باد کہہ کر ٹھٹہ میں مستقل رہائش اختیار کی۔ اور وہاں ''مدرسہ ہاشمیہ'' کی بنیاد رکھی اور درس وتدریس اور اشاعتِ دین میں مشغول ہوگئے۔

کچھ ہی عرصہ میں آپ کی شہرت دور دور تک پہنچ گئی اور طالبِ علم اپنی تشنگی دور کرنے کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔

مخدوم صاحب علیہ الرحمہ عام درس وتدریس کے علاوہ روزانہ عصر نماز کے بعد اپنی مسجد میں حدیث کا درس بھی دیتے تھے جس میں عوام وخواص بھی شامل ہوتے تھے۔ اور آپ ہر جمعہ کو جامع مسجد خسرو (مسجد دابگران) میں محفلِ وعظ منعقد کرتے تھے۔

آپ سے بیشمار لوگوں نے استفادہ کیا۔ جن میں سے چند مشہور شاگرد یہ ہیں:

(۱) مخدوم عبدالرحمٰن متوفی ۱۱۸۱ھ،

(۲) مخدوم عبداللطیف متوفی ۱۱۸۷ھ، یہ دونوں مخدوم علیہ الرحمہ کے فرزند ہیں۔

(۳) سید محمد صالح شاہ جیلانی متوفی ۱۱۸۲ھ،

(۴) ابوالحسن صغیر مدنی متوفی ۱۱۸۷ھ،

(۵) فقیر اللہ علوی متوفی ۱۱۹۵ھ،

(۶) سید شمیر شاہ ٹیاروی ۱۱۷۷ھ،

(۷) مخدوم مئیڈ نو نصر پوری ۱۱۸۱ھ،

(۸) مخدوم عبداللہ میندھرو،

(۹) شیخ محمد مراد سیوہانی ۱۱۹۸ھ، (جد امجد شیخ الاسلام علامہ محمد عابد سندھی مدنی)،

(۱۰) عزت اللہ کھیر یو چوٹیاروی،

(۱۱) شیخ عبدالحفیظ بن درویش العجیمی المکی ۱۲۴۵ھ،

ان کے علاوہ کثیر علماء کرام و فضلاء عظام نے آپ کے سامنے زانوئے تملّذ کا شرف حاصل کیا۔

دینی وسماجی خدمات:

مخدوم صاحب علیہ الرحمہ نے دینِ اسلام کی تبلیغ و ترویج کے لئے جو کوششیں کیں وہ اظہر من الشمس ہیں۔ آپ نے نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی کو بھی اُن کے ظلم واستبداد کے خلاف خطوط لکھے اور اُن کو دین کا پیغام پہنچایا۔ مخدوم صاحب نے سندھ کے والی غلام شاہ کلہوڑو سے رابطہ قائم کر کے اُن سے بھی شرعی احکام کے سلسلے میں ایک فرمان جاری کروایا، جس میں عاشورہ میں ماتم، تابوت وبدعات سے منع اور نشہ آور اشیاء کے پینے اور فروخت پہ پابندی اور عورتوں کو اکیلا جانے سے پرہیز اور کسی کی وفات پہ گریہ وزاری کرنے سے منع اور مسلمانوں کو سنتِ نبوی کے مطابق یک مشت ڈاڑھی سے کم رکھنے اور لمبی مونچھیں رکھنے پر پابندی کے احکام تھے۔ اس فرمان پہ سرکاری علمدار مخدوم صاحب کے ساتھ معاونت کے ذمہ دار رہے۔

مخدوم صاحب نے یہ فرمان جاری کرواکر ایک ایسا انقلاب برپا کیا، جس سے بے دین اور گمراہ لوگ دیندار اور ہدایت یافتہ بن گئے۔ ہزاروں انسان شریعت پہ عمل کر کے نیک اور پرہیزگار بنے۔ معاشرہ اچھا اور صالح ہو گیا۔

تصانیف:

مخدوم صاحب کی شخصیت علماء محققین، حفاظ الحدیث میں سے تھی۔ مخدوم صاحب کو لغۃ عربیہ، فارسی اور سندھی میں مکمل مہارت حاصل تھی، خصوصا آپ کو علم التفسیر، الحدیث، اور فقہ میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ آپ نے اپنے قیمتی وقت کو فراغت میں نہیں رکھا، آپ نے اپنا سارا وقت تصنیف و تالیف میں گذارا۔ حرمین شریفین سے واپس ہوتے وقت اپنے بحری سفر میں آپ نے کتاب "غنية الظريف" کو تصنیف فرمایا۔

آپ کی تصانیف میں چند مندرجہ ذیل ہیں۔

* أصول الدين (العقائد): [٣ تصانيف]

١ - بناء الإسلام (مطبوع)

٢ - فرائض الإسلام (مطبوع)

٣ - فرائض الإيمان

* التفسير: [٨ تصانيف]

٤ - تفسير جزء تبارك الذي

٥ - تفسير سورة الكهف

٦ - تفسير سورة الملك والنون

٧ - تفسير الهاشمي (عربي)

٨ - تفسير الهاشمي جزء عمّ (سندهي) (مطبوع)

٩ - جنة النعيم في فضائل القرآن الكريم (مطبوع)

١٠ - حاشيه تفسير الهاشمي

١١ - خلاصة البيان في عدّ آي القرآن

* التجويد: [١٣ تصانيف]

١٢ - تحفة القاري بجمع المقاري (مطبوع)

١٣ - حاشيه شاطبيه

١٤ - حاشيه مقدمة الجزري

١٥ - رساله في تعداد وجوه القراء ة الجاريه في لفظ الآن

١٦ - رساله في تعداد وجوه القراءا ت الجارية في قوله تعاليٰ حتيٰ اذا ستياس الرسل وظنوا انهم قد كذبوا...

١٧ - رسالة في جمع وجوه القراءة الجارية في آية سورة البقره واذ اخذنا ميثاق بني إسرائيل أن لا تعبدوا إلا الله

١٨ - رساله في وجوه القراء ة وأن من أهل الكتاب...

١٩ - رفع الخفاء عن مسئلة الراء

٢٠ - الشفاء في مسئلة الراء (مطبوع)

٢١ - كحل العين بما وقع من وجوه القراء ة بين السورتين

٢٢ - كشف الرمزعن وجوه الوقف علي الهمز

٢٣ - كفاية القاري (مطبوع)

٢٤ - اللؤلؤ المكنون في تحقيق مدالسكون (مطبوع)

* الحديث: [٦ تصانيف]

٢٥ - حصن الممنوع عما أورد عليٰ من أدرج الحديث الموضوع

٢٦ - حلاوة الفم بذكر جوامع الكلم (مطبوع)

٢٧ - حياة القاري بأطراف صحيح البخاري

۲۸ - رساله في تحقيق أسانيد حديث اقتلوا الساحر والساحرة

۲۹ - رساله في شرح قوله ﷺ لعمار بن ياسر يقتل كالفئة الباغية تدعوا إلى الجنة ويدعونک إلى النار

۳۰ - فتح الغفار بعوالي الأخبار

* الفقه : [٦٣ تصانيف]

۳۱ - أساس المصلي

۳۲ - إصلاح مقدمة الصلاة (مطبوع)

۳۳ - بياض هاشمي

۳۴ - تحفة الأخوان في منع شرب الدخان (مطبوع)

۳۵ - تحفته العلماء في قول الصلاة خير من النوم في آذان الفجر حال القضاء

۳٦ - التحفة المرغوبة في أفضلية الدعاء بعد المكتوبه [1] (مطبوع)

۳۷ - تحقيق الكلام في الرد علىٰ من نفىٰ صحته إسلام المخطي بكلمة الإسلام

۳۸ - تحقيق المسلک في ثبوت إسلام الذمي بقوله للمسلم أنا مثلک

۳۹ - تصحيح المدرک في ثبوت إسلام الذمي بقوله أنا مثلک

٤۰ - تنبيه نامون (مطبوع)

٤۱ - تنقيح الكلام في النهي عن قراءت الفاتحة خلف الإمام (مطبوع)

٤۲ - ترصيع الدرة علىٰ درهم الصرة (مطبوع)

٤۳ - تمام العانية في الفرق بين صريح الطلاق والكناية (مطبوع)

٤٤ - جمع اليواقيت في تحقيق المواقيت

٤٥ - الحجة الجلية في مسئلة سُور الأجنبيه

---

[1] اس کتاب کا اردو میں ترجمہ راقم نے کیا ہے اور "جمعیت اشاعت اہلسنّت" کراچی سے شائع ہوا ہے۔ فیضی غفرلہ

٤٦ - الحجة القوية في حقيقة القطع بالأفضليه

٤٧ - حيات الصائمين

٤٨ - درهم الصرة في وضع اليدين تحت السرة (مطبوع)

٤٩ - شد النطاق فيما يلحق من الطلاق (مطبوع)

٥٠ - راحة المؤمنين (مطبوع)

٥١ - ردّ رساله قرة العين في البكاء علىٰ الحسين

٥٢ - ردّ الرسالة المعيّنية الناطقة بأفضلية عليّ علىٰ الخلفاء الثلاثة

٥٣ - الردّ المختوم علىٰ من نفىٰ كون المثل للعموم

٥٤ - رسالة صُغرىٰ في تقدير صدقة الفطر

٥٥ - رسالة في أن ساب النبي إن أسلم لايسقط عنه القتل ولوكان كافراً أصلياً

٥٦ - رسالة في تحقيق أن الواجب علىٰ العالم المقلد اتباع المجتهد أو العمل بظاهر الحديث

٥٧ - رسالة في تقدير الوضوء والغسل بموازين بلدة التتة

٥٨ - رسالة في الحكم بالإسلام علىٰ الذمي انندرام

٥٩ - رسالة في كيفية مسح الراس

٦٠ - رسالة في مسئلة السكر

٦١ - رسالة في المنع عن الماتم في يوم عاشوراء

٦٢ - رشف الزلال في تحقيق فيءَ الزوال (مطبوع)

٦٣ - رفع العين عن مسئلة الجمع بين العمتين

٦٤ - رفع الغطاء عن مسئلة جعل العمامته تحت الرداء

٦٥ - رفع النصب لتكثر التشهدات في الصلوٰة المغرب

٦٦ - زادالفقير (مطبوع)

٦٧ - سايه نامه (مطبوع)

۶۸ - السنة النبوية في حقيقة القطع بالأفضيله

۶۹ - السهم المسموم في كبد من نفىٰ كون المثل للعموم

۷۰ - السيف الجلي علىٰ ساب النبيّ [2] (مطبوع)

۷۱ - السيوف القاهره علىٰ سابّ الخمسة الطاهرة

۷۲ - الطريقة الأحمدية في حقيقة القطع بالأفضيلة

۷۳ - عين الفقه

۷۴ - فاكهة البستان (مطبوع)

۷۵ - فتح الكلام في كيفة اسقاط الصلواة والصيام (مطبوع)

۷۶ - فتح الغلاف بموازين السبعة من الأوقاف

۷۷ - فضائل نماز و دعا عاشوره

۷۸ - الفضل المبين بحل عقدة قولهم الشک لايزول اليقين

۷۹ - فيض الغني في تقدير صاع النبي

۸۰ - فيض الغني في جواز نكاح البالغة بدون أذن الولي

۸۱ - القول الأنور في حكم لبس الأحمر (مطبوع)

۸۲ - القول المعجب في بيان كثرت تشهدات المغرب

۸۳ - كشف الرين عن مسئلة رفع اليدين (مطبوع)

۸۴ - كشف الغطاء عما يحل ويحرم من النوح والبكاء

۸۵ - مظهر الأنوار (مطبوع)

۸۶ - معيار النقاد في تمييز المغشوش عن الجياد (مطبوع)

۸۷ - مفتاح الصلاة

---

[2] اس کتاب پر راقم نے عربی میں تحقیق و تخریج کا کام سرانجام دیا ہے، اور یہ کتاب "در الضیاء کویت" سے اسی سال شائع ہوا ہے۔ فہیمی غفرہ

۸۸ - مقدمة الصلاة

۸۹ - المنكب إلىٰ تكثير التشهدات في صلاة المغرب

۹۰ - مناسک الحج

۹۱ - موهبة العظيم في إرث حق مجاورة الشعر الكريم

۹۲ - نتيجة الفكر في تحقيق صدقة الفطر

۹۳ - نورالعينين في إثبات الإشارة في التشهدين

* السيرة [۲٤ تصانيف]

۹٤ - الباقيات الصالحات في ذكر الأزواج الطاهرات (مطبوع)

۹٥ - بذل القوة في حوادث سني النبوة (مطبوع)

۹٦ - بسط البرده لناظم البرده

۹۷ - تحفة السالكين إلىٰ جناب الأمين

۹۸ - تحفة الغازي بجمع المغازي

۹۹ - تحفة المسلمين في تقدير مهور أمهات المومنين

(اس کتاب کا ترجمہ آپ کے ہاتھ میں ہے)

۱۰۰ - ثمانية قصائد صغار في مدح النبي (مطبوع)

۱۰۱ - حديقة الصفاء في أسماء المصطفىٰ (مطبوع)

۱۰۲ - حياة القلوب في زيارة المحبوب (مطبوع)

۱۰۳ - ذريعة الوصول إلىٰ جناب الرسول (مطبوع)

۱۰٤ - رسالة في ذكر أفضل كيفيات الصلواة علىٰ النبيّ

۱۰٥ - روضته الصفا في أسماء المصطفىٰ

۱۰٦ - زاد السفينة لسالكي المدينة

۱۰۷ - سفينة السالكين إلىٰ بلد الله الامين

۱۰۸ - فتح العلي في حوادث سني نبوة النبيّ

١٠٩ - فتح القوي في نسب النبيّ (مطبوع)

١١٠ - القصيدة الجيمية

١١١ - قوت العاشقين (مطبوع)

١١٢ - النفحات الباهرة في جواز القول بالخمسة الطاهرة (مطبوع)

١١٣ - النور المبين في جمع أسماء البدريين (مطبوع)

١١٤ - وسيلة الفقير في شرح أسماء الرسول البشير

١١٥ - وسيلة الغريب إلىٰ جناب الحبيب (مطبوع)

١١٦ - وسيلة القبول في حضرت الرسول (مطبوع)

١١٧ - وسيلة القلوب

* التاريخ : [٧ تصانيف]

١١٨ - إتحاف الأكابر بمرويات الشيخ عبدالقادر (مطبوع)

١١٩ - أصح الأسانيد

١٢٠ - الرحيق المختوم في وصل أسانيد العلوم

١٢١ - غاية النيل في اختصار الإتحاف والذيل

١٢٢ - غنية الظريف بجمع المرويات والتصانيف

١٢٣ - مدح نامه سنده (مطبوع)

١٢٤ - نور البصائر تكمله ذيل إتحاف الأكابر

* التصوف : [٥ تصانيف]

١٢٥ - تحفة التائبين

١٢٦ - حاشيه درود حاضري

١٢٧ - شرح صفة الروضة

١٢٨ - شفاء الجنان لأهل الصدق والإيقان

١٢٩ - الوصية الهاشمية (مطبوع)

*** المتفرقات :** [۲۰ تصانیف]

۱۳۰ - إجادة النجدة

۱۳۱ - إرشاد الظريف إلىٰ طور التصنيف

۱۳۲ - تحرير كبير في الرد علىٰ من اعترض علىٰ الحافظ ابن تيمية فيما تكلم به من التعليق بالشرط

۱۳۳ - التحفة الهاشمية في شرح القصيدة القاسمية المعروف بالحريري

۱۳۴ - تهذيب الإصلاح في تنوير المصباح

۱۳۵ - تهذيب الكلام

۱۳۶ - الحجة الجلي

۱۳۷ - الحجة القوية في الرد علىٰ من قدح في الحافظ ابن تيمية (مطبوع)

۱۳۸ - حاشية خلاصة الحساب

۱۳۹ - حاشيه شيخ الاسلام برسراجي

۱۴۰ - خمل الصلاح علىٰ معاند الإصلاح (المعروف بـ الشفاء الدائم عن اعتراض القائم)

۱۴۱ - خطباة الهاشمية (مطبوع)

۱۴۲ - دستور الفرائض

۱۴۳ - رسالة السراجية

۱۴۴ - رسالة سندية في ترجمة الدعائين: اللهم إني ، اللهم ربي

۱۴۵ - رسالة في الجواب عما كتب بعض الأفاضل في الجواب عنها

۱۴۶ - رسالة في موعظة ما يتعلق بأحوال القبر و مابعده

۱۴۷ - قال أقول

۱۴۸ - مد الباع إلىٰ تحرير الصاع

وفات حسرت آیات:

تقریباً ۷۰ سال کی عمر پاکر جمعرات ۶ رجب المرجب ۱۱۷۴ھ موافق ۹ فروری ۱۷۶۱ء کو ٹھٹہ میں آپ کا وصال پُر ملال ہوا۔ مخدوم صاحب ٹھٹہ کے قریب کوہ مکلی پر دفن کئے گئے۔ وہاں آپ کا مزار مبارک معروف و مشہور اور زیارت گاہ عام وخاص ہے۔

اولاد:

مخدوم صاحب کو دو ۲ فرزند پیدا ہوئے۔

(۱) مخدوم عبدالرحمٰن اور (۲) مخدوم عبداللطیف

مخدوم عبدالرحمٰن:

یہ صالح، عالم، فاضل، حافظ القرآن اور صوفی باصفا تھے۔ آپ کی ولادت ۱۶ شوال ۱۱۳۱ھ میں ہوئی۔ آپ نے اپنے والد صاحب کے پاس مروّجہ نصاب کی تکمیل کی۔ اپنے والد صاحب کے وصال کے بعد سجادہ نشینی کا آپ کو ہی شرف حاصل ہوا۔

آپ کا ۵۱ سال کی عمر میں ۵ ربیع الاول ۱۱۸۲ھ کو وصال ہوا۔

مخدوم عبداللطیف:

یہ مخدوم محمّد ہاشم ٹھٹوی کے دوسرے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۴ شعبان ۱۱۴۴ھ میں ہوئی۔ آپ حافظ القرآن، عالم الحدیث، اور فقہ میں یکتائے زمانہ تھے۔

آپ کا ۴۵ سال کی عمر میں ۷ ذی القعدہ ۱۱۸۹ھ کو وصال ہوا۔ اور اپنے والد محترم کے سائے میں مدفون ہیں۔

شاعری:

مخدوم صاحب کو عربی، فارسی اور سندھی کی شاعری میں مکمل طرح سے

دسترس حاصل تھی۔ آپ نے سندھی زبان میں جتنی بھی کُتب تصنیف فرمائی ہے وہ سب سندھی نظم میں ہیں۔

آپ حضور پاک ﷺ کے عاشق صادق تھے۔ شاعر تھے لیکن تمام شاعری حمد ونعت کی صنف میں ہے۔ علم و فضل عقائد و نظریات اور عشق رسول ﷺ اشعار میں واضح نظر آتا ہے۔

آپ علیہ الرّحمہ کی نعتیہ شاعری عربی و فارسی میں دستیاب ہے جو کہ کثیر اشعار پر مشتمل ہے جس میں حضور پاک ﷺ کے معجزات، اوصاف جمیلہ، اخلاق حسنہ، عظمت، رفعت، بلند مقام مرتبت، اپنی غلامانہ نسبت، اور نظریہ وعقیدہ کو بڑی محبت اور نفاست سے بیان کیا۔

قارئین کے ذوق مطالعہ کے لیے آپ کے چند اشعار کو ترجمہ کے ساتھ پیش کرتے ہیں

عربی شاعری:

اغثنی یارسول اللہ حانت نِدامتی
اغثنی یارسول اللہ قامت قیامتی

ترجمہ :اے اللہ کے رسول ﷺ فریاد رسی کیجیے میری ندامت کا وقت آیا ہے، اے اللہ کے رسول ﷺ میری مدد کیجیے میرے لیے قیامت قائم ہوگئی۔

اغثنی یا شفیع المذنبین جمیعھم
تفرقت فی داماء کثرۃ شامتی

ترجمہ :تمام گناہوں کی شفاعت کرنے والے حبیب، تجھ سے فریاد ہے۔ میں گناہوں کی کثرت کے وبال کے باعث مصائب کے سمندر میں گھر گیا ہوں۔

اغثنی مستغیثا مذنبا متذللا

ضعیفا نحیفا من وفور و خامتی

ترجمہ: میں گنہگار ضعیف کمزور ہوں جو سستی کے باعث فریاد طلب کر رہا ہے، میری فریاد کو پہنچ جایئے۔

فارسی شاعری:

من درد مندم حضرتا! فریاد رس یا مصطفی
پارہ شدہ بہر خدا فریاد رس یا مصطفی

ترجمہ: اے حضرت ﷺ! میں دکھی ہوں۔ اے مصطفی کریم ﷺ فریاد رسی فرما۔ میں ذرہ ذرہ ہو چکا ہوں۔ اے مصطفی کریم ﷺ بہر خدا فریاد رسی فرمائیں۔

جُز تو وسیلہ نیست کس، بہرِ خدا فریاد رس
سلطان تخت اجتبا فریاد رس یا مصطفی

ترجمہ: تیرے سوا کوئی وسیلہ نہیں، بہر خدا فریاد رسی فرما۔ اے اچھائی کے تخت کے بادشاہ، اے مصطفی کریم ﷺ فریاد رسی فرما۔

ای دستگیر افتادگاں، ای چارۂ بیچارگاں
بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ، فریاد رس یا مصطفی

ترجمہ: اے مصیبت زدوں کے مددگار اور پریشان حالوں کے سہارے، اندھیری رات میں چمکنے والے چودھویں کے چاند، صبح کے سورج، اے مصطفی ﷺ فریاد رسی فرما۔

ہمعصر:

مخدوم صاحب کے ہمعصروں میں

(۱) صوفی شاعر حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی (متوفی ۱۱۶۵ھ)

(۲) مخدوم عبد الرؤف بھٹی (متوفی ۱۱۶۶ھ)

(۳) مؤرخ علی شعر قانع ٹھٹوی (متوفی ۱۲۰۳ھ)

(۴) عالم وفاضل مخدوم محمد قائم مدنی (متوفی ۱۱۵۷ھ)

(۵) مخدوم محمد حیات (متوفی ۱۱۶۳ھ)

(۶) مخدوم عبدالرحمن کھڑائی (متوفی ۱۱۴۵ھ)

(۷) مخدوم محمد اسماعیل پریالوی (متوفی ۱۱۷۴ھ)

(۸) سید محمد بقاشاہ (متوفی ۱۱۹۸ھ) علامہ ابوالحسن کبیر مدنی (متوفی ۱۱۳۹ھ)

(۹) علامہ ابوالحسن ڈاہری (متوفی ۱۱۸۱ھ) وغیرہ شامل ہیں۔

اس رسالے کے متعلق

مخدوم محمّد ہاشم ٹھٹوی علیہ الرحمہ نے سید الثقلین ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے حقِ مہر کے متعلق کُتُبِ سیرۃ نبویہ سے مواد اکٹھا کر کے اِس رسالے میں جمع کیا ہے۔ اور مخدوم صاحب علیہ الرحمہ نے اس متعلق وجہ بھی ارشاد فرمائی ہے جو اسی کتاب کے خاتمہ میں مذکور ہے، جس کا خلاصہ ہے کہ امتِ محمّدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلاۃ والسلام اپنا مہر، ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے مہر کی مقدار کے برابر مقرر کرے، تاکہ حضرت حبیب کریم ﷺ کی اِس عظیم سنّت پر بھی عمل ہو جائے۔

اس رسالے کے دو نسخے راقم کی لائبریری "المكتبة الفهيمية" میں موجود ہیں، جس کی تفصیل اس طرح ہے:

پہلا نسخہ (الف):

یہ نسخہ ۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نسخہ کا ہر صفحہ ۱۵ سطور پر مشتمل ہے۔ اس نسخے کا کاتب محمّد ہاشم تونیہ ہے، اور کاتب نے اس نسخے کو ۱۶ شعبان ۱۳۴۳ھ میں کتابت کیا ہے۔

اسی نسخے کو اصل قرار دیکر اس کا ترجمہ کیا گیا۔ ذیل میں اِسی رسالے کے دونوں نسخوں کا اول و آخر صفحے کا عکس پیش کیا جاتا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لا نبی بعده وعلی آله واصحابه ومن کان خدمه اما بعد میگوید
بنده ضعیف محتاج برحمت ملک غنی محمد هاشم بن عبد الغفور بن عبد الرحمان التتوی السندی که این رساله در بیان
تقدیر کابینهای ازواج طاهرات حضرت پیغمبر خدا صلعم ورضی عنهن بتاریخ و تحریر نموده شد در روز
ششم از شهر رجب الحرام از سنه ۱۱۷۱ الف ومائة واحد سبعین از هجرت خیر الانام
علیه افضل الصلوة واشرف السلام ونام نهاده شد او را تحفة المسلمین فی تقدیر مهور امهات المؤمنین
وبالله سبحانه نستعین فائده بدانکه متفق علیه از ازواج آنحضرت شریفه یازده عدد هستند
که در تزوج آنحضرت صلعم بالهی ودر دخول او وبالها اختلاف نیست مر هیچ یکی را از علماء است
وبعد زیادی از آن اختلافی است که تفصیل آن در کتب مطوله مذکور شده ودرین رساله اقتصار کرده.

۲۱

نسخہ (الف) کے پہلے صفحہ کا عکس

دوسرا نسخہ (ب):

یہ نسخہ ۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نسخہ کا ہر صفحہ ۳۴ سطور پر مشتمل ہے۔

نسخہ (ب) کے پہلے صفحہ کا عکس

(۳)

مال کتابت ۹ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہ ثابت و گرفت او را از وی و آزاد شد جویریہ
پس نکاح کرد او را پس گردانید مال کتابت را کابین جویریہ و در روایتی دیگر آمدہ کہ خرید
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جویریہ را از ثابت بن قیس بنہ اوقیہ زر پس آزاد کرد او را پس
نکاح کرد او را و داد او را چہار صد درم نقرہ در کابین و تقدیر چہار صد درم نقرہ بہ روپیہ ہای
متعارفہ قبل ازین در کابین سودہ بیان نمودہ شد و در نہ اوقیہ زر سیصد و شصت درم نقرہ
می شود و آن بحساب روپیہ ہای متعارفہ بلاد سند نود و ہشت روپیہ و چہار خمس روپیہ
می شود و ام المومنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالی عنہا پس او واقع شدہ بود او را
در غزوہ خیبر از غنیمت آن در سہم حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ تعالی عنہ پس خرید
او را پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم از دحیہ بمقابلہ ہفت نفر از غلامان و آزاد کرد او را پس نکاح
کرد صفیہ را و گردانید آزادی او را کابین او پس ازین جہت اختلاف کردہ اند علماء در فہم
معنی این لفظ بعضے گفتہ اند کہ گردانید نفس آزادی او را کابین او و ہمین و این قول شافعیہ است
و بعضے گفتہ اند کہ گردانید بدل آزادی او را کہ ہفت نفر مذکور بودند کابین او و بعضے گفتہ اند
کہ نبود برای صفیہ کابین حقیقۃ اصلا و بود بدل آزادی او بمنزلہ کابین او و این جواز نکاح
بغیر کابین خاصہ آنحضرت است صلی اللہ علیہ وسلم و این دو قول اخیر قول غیر شافعیہ است از حنفیہ و مالکیہ
و حنبلیہ الا آنکہ امام احمد بن حنبل قائل است بعدم خصوصیت و می گوید کہ جائز است نکاح بغیر
کابین مہر یکی را از مومنان امت نیز و ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہا
پس بود کابین او چہار صد درم نقرہ و در روایتی دیگر پانصد درم نقرہ ہمچنین گفتہ است زرقانی
در شرح مواہب و تا این مقام تمام شد مقصود خاتمہ در بیان تقدیر کابین بی بی فاطمہ زہرا
رضی اللہ تعالی عنہا باید دانست کہ در مواہب لدنیہ گفتہ کہ کابین او چہار صد مثقال فضہ بود انتہی
کلامہ ہمچنین گفتہ است در سیرت شامیہ و ریاض العارفین و خزانۃ الروایات و غیر آنہا پس برین
تقدیر کابین او مقدار یکصد و [illegible] و شصت روپیہ متعارفہ بلاد سندہ می شود بسبب آنکہ
ہر مثقال شرعی وزن [illegible] و چہار رتی ماشہ است و ہر مثقالی باعتبار وزن سبعہ
کہ فقہاء آن را معتبر داشتہ اند یکدرم و ۳/۷ سبع درم می شود صرح بہ فی صراح اللغۃ و پیشتر
گذشتہ بود کہ کابین خدیجہ کبری بموجب یک روایت از [illegible] روایۃ نیز چہار صد مثقال فضہ بود
ولہذا اکثر اہل بلاد سندہ عادت گرفتہ اند کہ عقود نکاحہای خود بمقابلہ کابین چہار صد مثقال
فضہ می بندند تا موافق شود بہ کابین بی بی زہراء بتول بلا خلاف و بہ کابین بی بی خدیجہ
بموجب یک روایۃ و ہو سبحانہ اعلم والحمد للہ علی التمام و علی رسولہ و صفیہ محمد افضل
الصلوۃ والسلام و علی آلہ و صحبہ البررۃ الکرام ما دامت الشہور والاعوام و دارت
اللیالی و الایام و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علی سیدنا
محمد و آلہ و صحبہ وسلم ۔ تمت

۱۶۰ روپیہ

نسخہ (ب) کے آخری صفحہ کا عکس

ترجمہ کرتے وقت جو کام کیے گئے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ کتاب کے مصنّف کا مفصّل تعارف۔

۲۔ حتیٰ المقدور ترجمہ کو آسان زبان میں پیش کرنے کی کوشش۔

۳۔ شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن "کنزالایمان" سے قرآنی آیت کا ترجمہ۔

۴۔ احادیث مبارکہ کی تخریج۔

۵۔ رسالے میں مذکور حوالاجات کی تخریج۔

۶۔ رسالے کے متن میں مذکور اعلام کا مختصر احوال۔

۷۔ رسالے کے متن میں مذکور کُتُب کا مختصر احوال۔

8۔ مصنّف علیہ الرحمہ کے ہی کتاب "الباقیات الصالحات فی ذکر ازواج الطاھرات" سے رسالے میں مذکور ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا مختصر تعارف۔

9۔ مخطوط رسالے کا مختصر تعارف۔

10۔ فہرست موضوعات ومصادر ومراجع کا اہتمام۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

رب العالمین کی بارگاہ بے کس پناہ میں التجاء ہے کہ میری اِس کاوش کو اپنی بارگاہ میں منظور فرمائے اور اِس کے عوض مجھے، میرے اساتذہ، والدین، اولاد اور جمیع المؤمنین کی بے حساب مغفرت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد عبداللہ فہیمی

ذی القعدہ ۱۴۳۶ھ/ ستمبر 2015ء لاڑکانہ

تُحفَۃُ المُسلِمِینَ فِی تَقدِیرِ مُھُورِ اُمَّھاتِ المُؤمِنِینَ

اردو ترجمہ

بنام

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے مہر کا بیان

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو اپنی ذات میں یکتا ہے۔ بیشمار درود و سلام حضرت سیدنا محمدؐ ﷺ پر جن کے بعد دنیا میں کوئی نبی آنے والا نہیں، اُن کی آل و اصحاب اور خدمت گاروں پر بھی خدا کی رحمتیں ہوں۔

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور سچے نبی پر درود و سلام کے بعد یہ کمزور بندہ، بے نیاز بادشاہ کی رحمت کا محتاج محمدؐ ہاشم بن عبد الغفور بن عبد الرحمٰن سندھی کہتا ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حق مہر کے بارے میں اور اس تشریح میں لکھتا ہوں۔ رجب المرجب کی چھٹی تاریخ ۱۱۷۱ھ (بمطابق ۱۶ مارچ ۱۷۵۸ع) کو اسے لکھنا شروع کیا گیا۔ اسے "تُحۡفَةُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ فِیۡ تَقۡدِيۡرِ مُهُوۡرِ اُمَّهَاتِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ" (امہات المومنین کے حق مہر کی مقدار بابت مسلمانوں کے لئے تحفہ) نام دیا گیا۔ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے میں مدد کا طلبگار ہوں۔

نبی کریم ﷺ کی متفق علیہ ازواج کی تعداد گیارہ ہے کہ حضور ﷺ کی ان کے ساتھ شادی اور اُن کی رخصتی میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ البتہ اس تعداد سے زیادہ میں اختلاف ہے، جس کی تفصیل سیرت و تاریخ کی کُتب مطولہ میں مذکور ہے۔ اس رسالے میں گیارہ ازواج شریفہ پر اقتصار کیا گیا ہے کہ جو متفق علیہ ہیں، ازواج مطہرات کے حق مہر میں جو دیا گیا اس کے متعلق احوال شامل ہے۔

نبی کریم ﷺ کے تمام ازواج مطہرات کا تفصیلی احوال میں نے ایک الگ فارسی رسالے میں لکھا گیا ہے جس کا نام "الباقیات الصالحات فی ذکر

الازواج الطاہرات"[3] ہے۔

اُن گیارہ ازواج مطہرات کے اسماء مبارکہ یہ ہیں:

۱۔ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۲۔ حضرت اُمّ المؤمنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۳۔ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۴۔ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۵۔ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ سلمہ بنت آبی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۶۔ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۷۔ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۸۔ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۹۔ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ جویرہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۰۔ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حُیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۱۔ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

جاننا چاہئے کہ (اس رسالے میں) ازواج مطہرات کے نکاح کی ترتیب، نیز

---

[3] مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی علیہ الرحمہ نے یہ رسالہ ۲۰ شوال ۱۱۴۷ھ میں تصنیف فرمایا۔ مخدوم صاحب علیہ الرحمہ کی یہ تصنیف فارسی زبان میں ہے، اِس میں مخدوم صاحب علیہ الرحمہ نے ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنھن کے حالاتِ زندگی ذکر فرمائے ہیں، اس کتاب کا سندھی میں ترجمہ علامہ مفسر القرآن محمّد ادریس ڈاہری مدظلہ العالی نے کیا اور ادارہ 'خدمۃ القرآن والسنۃ' شاہپور جہانیاں سے شایع ہوا ہے۔ فہیمی غفرلہ۔

صحیح و مشہور قول کے مطابق وہی ترتیب ہے جو ذکر کی گئی۔ اگرچہ بعض روایات میں ازواج مطہرات کے نکاح کی ترتیب میں آگے پیچھے کا اختلاف بھی مذکور ہے۔

سوال: اگر آپ سے پوچھا جائے کہ نبی کریم ﷺ اپنے ازواج مطہرات کو نکاح کے وقت حق مہر دیا تھا یا ازواج مطہرات نے حضور ﷺ کو حق مہر معاف کر دیا تھا؟

جواب: (اس کے جواب میں) کہا گیا کہ حضور ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو حق مہر (نکاح کے وقت پر ہی) عطا فرمایا تھا۔ اِس پر اللہ تعالیٰ کا فرمان دلالت کرتا ہے جیسے کہ ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ [4]

ترجمہ: اے غیب بتانے والے (نبی)! ہم نے تمہارے لیے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیبیاں جن کو تم مہر دو۔

پس یہ آیہ کریمہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ حضور ﷺ نے اُمہات المؤمنین (یعنی اپنی ازواج مطہرات) کو رخصتی سے پہلے حق مہر عطا فرمایا تھا۔

اسی لئے علامہ بیضاوی [5] (وفات ۶۸۵ھ)، علامہ چلپی [6] (وفات

---

[4] القرآن، سورة الأحزاب، الآية: ٥٠.

[5] آپ کا نام ناصر الدین عبد اللہ بن عمر بن محمد بن علی الشیرازی بیضاوی ہے۔ آپ کی ولادت شیراز کے شہر بیضاء میں ہوئی، آپ کی وفات تبریز میں سنہ ۶۸۵ھ میں ہوئی۔ آپ کی تصانیف میں: ''طوالع الانوار''، ''منہاج الوصول'' اور ''الغاية القصوى'' وغیرہ شامل ہیں۔ دیکھئے: الأعلام، ٤/ ١١٠.

[6] آپ کا نام علامہ مفسر فقیہ سعد اللہ بن عیسیٰ بن امیر خان المعروف ''سعدی چلپی'' قسطمونی، رومی حنفی ہے۔ آپ کی ولادت قسطمونی میں ہوئی اور آپ قسطنطنیہ میں مفتی اور قاضی کے عہدے پر فائز رہے،

=

۱۰۴۴ھ) اور علامہ شہاب الدین خفاجی[7] (وفات ۱۰۶۹ھ) علیہم الرحمۃ نے ''تفسیر بیضاوی''[8] کے حاشیے میں لکھا ہے جس کا خلاصہ ہے کہ: اِس آیت کریمہ سے ظاہر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ازواج مطہرات کو حق مہر معجل رخصتی سے قبل عطا فرمایا تھا[9]۔

یہ تعجیل افضل واَولیٰ امر کی رعایت کے لئے تھی کہ رخصتی کے بعد مہر دینے سے رخصتی سے قبل مہر دینا افضل ہے، کیونکہ اس سے شوہر کے ذمے سے قرض سے جلدی فارغ ہوتا ہے۔

=

آپ کا وصال ۹۴۵ھ میں ہوا۔ آپ کی تصانیف میں ''حاشیہ علی العنایۃ شرح الہدایۃ'' وغیرہ شامل ہیں۔ دیکھئے: هدية العارفين، ۱/ ۳۸۶.

[7] آپ کا نام احمد بن محمد بن عمر شہاب الدین خفاجی مصری ہے، آپ کی ولادت سنہ ۹۷۷ھ میں مصر میں ہوئی اور وہیں تعلیم حاصل کی، آپ قاضی القضاۃ کے منصب پر فائز تھے، آپ کا وصال سنہ ۱۰۶۹ھ میں مصر میں ہوا۔ آپ کی تصانیف میں: ''نسیم الریاض''، ''الخبایا الزوایا''، ''ریحانۃ الندمان'' وغیرہ شامل ہیں۔ دیکھئے: الأعلام، ۱/ ۲۳۸.

[8] اِس تفسیر کا اصل نام ''انوار التنزیل واسرار التاویل'' ہے۔ آپ نے اپنے شیخ کے حکم پر اس تفسیر کو تصنیف فرمایا، یہ تفسیر عظیم الشان ہے، بیان سے مستغنی ہے، علمائے کرام نے اس پر کثیر تعداد میں شروحات وحواشی کا کام سرانجام دیا ہے۔ دیکھئے: كشف الظنون، ۱/ ۱۸۵، اور یہ تفسیر طبع شدہ ہے۔

[9] تفسير البيضاوی، السورة الأحزاب , تحت الآية: ۵۰، ٤/ ۲۳۵.

حاشية الخفاجی علی تفسير البيضاوی، السورة الأحزاب , تحت الآية: ۵۰، ۷/ ۱۷۸، حاشية سعد چلبی علی تفسير البيضاوی، السورة الأحزاب , تحت الآية: ۵۰، ۲/ لوحة ۲۰/ الف.

ویسے بھی حق مہر دیا تو جائے گا؛ اس لئے نکاح یا شادی سے پہلے کہ کچھ عرصہ بعد دیا جائے گا، اس سے بہتر ہے کہ نکاح کے وقت ہی اپنی بیوی کو دیا جائے۔

اعتراض: "تفسیر کشاف" [10] کے مصنف [11] نے جو کہا کہ: ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ نبی کریم ﷺ نے مہر مقرر فرمایا ہو (مگر اپنی بیوی کے سپرد نہ کیا ہو؟) [12]

جواب: یہ احتمال مجازی ہے اور غیر ظاہر ہے ویسے بھی جتنا ممکن ہو سکے حقیقت پر محمول کرنا لازمی ہے۔

"تفسیر ثعلبی" [13] میں صراحت فرمائی ہے کہ: "نبی کریم ﷺ نے اپنی

---

[10] اِس تفسیر کا اصل نام 'الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل' ہے، مصنف نے ۲۳ ربیع الآخر سنہ ۵۲۸ھ کو اِس تفسیر کو مکمل کیا۔ دیکھئے: کشف الظنون، ۲/ ۱۴۴۵.

[11] آپ کا نام ابو القاسم محمود بن عمر بن محمد بن احمد الخوارزمی الزمخشری ہے۔ آپ ۴۶۷ھ میں خوارزم کے شہر زمخشر میں پیدا ہوئے۔ مکہ کے طرف سفر کیا اور طویل عرصہ اقامت کی اسی وجہ سے 'جار اللہ' لقب سے موسوم ہوئے، پھر خوارزم کے شہر جرجانیہ میں اقامت کی یہاں تک کہ سنہ ۵۳۸ھ میں انتقال ہوا۔ اور تصانیف میں "اساس البلاغۃ"، "الفائق فی غریب الحدیث"، "ربیع الابرار" وغیرہ شامل ہیں۔ دیکھئے: الأعلام، ۷/ ۱۷۸.

[12] تفسیر الکشاف، السورۃ الأحزاب، تحت الآیۃ: ۵۰، ۳/ ۵۵۱.

[13] اس کے مصنف کا نام ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی ہے۔ آپ اہل نیشاپور میں سے تھے، آپ علم تفسیر اور تاریخ میں مہارت تامہ رکھتے تھے، آپ کا وصال سنہ ۴۲۷ھ میں ہوا۔ آپ کی تصانیف میں: "عرائس المجالس" وغیرہ شامل ہیں۔ دیکھئے: الأعلام ،۱/ ۱۱۲.

ازواج مطہرات کو رخصتی سے قبل مہر معجل عطا فرمایا تھا[14]۔

ہم مقصود کی طرف آتے ہیں کہ جو ازواج مطہرات کے مہر کی مقدار کا بیان ہے، پس ہم کہتے ہیں کہ

۱۔ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا[15]

پس آپ کا مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا۔ اور ہر اوقیہ، چاندی کے چالیس درہم کے برابر ہے۔ اور نون کے زبر اور ش کی تشدید کے ساتھ نَشّ نصف اوقیہ کو کہتے

---

[14] تفسیر الثعلبی , السورۃ الأحزاب , تحت الآیۃ: ۵۰، ۸/ ۵۳.

[15] آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت عام الفیل سے پندرہ سال پہلے ہوئی تھی۔ آپ کا سلسلہء نسب اس طرح ہے: خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوئی۔ آپ، حضور اکرم ﷺ سے پانچویں پشت میں ملتی ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام فاطمہ تھا اور اُس کا سلسلہ نسب اِس طرح ہے: فاطمہ بنت زائد بن اصم بن بغیض بن عامر بن لوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نسب اپنی والدہ کی طرف سے پانچویں پشت میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ملتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ پر عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لانے کا شرف آپ کو ہی حاصل ہے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ کا حضور اکرم ﷺ سے نکاح ہوا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے ۲۵ سال تک خدمت گزاری کا شرف حاصل کیا اور ہجرت سے ۳ برس قبل ۶۵ سال کی عمر پا کر ماہ رمضان المبارک میں مکہ معظمہ میں وفات پا گئیں۔ حضور ﷺ نے حجون (جنت المعلی) میں خود بہ نفس نفیس ان کی قبر میں اتر کر اپنے مقدس ہاتھوں سے انہیں سپرد خاک فرمایا، چونکہ اس وقت تک نماز جنازہ کا حکم نہیں آیا تھا اس لئے ان کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی (الباقیات الصالحات، زرقانی ملخصاً)۔

ہیں۔اِسی طرح ''المواہب اللدنیہ''[16] کے مقصد اول[17] میں مذکور ہے۔

پس تقدیر پر حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر پانچ سو درہم چاندی بنا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق مہر کا (مصنّف حضرت شیخ الاسلام محمّد ہاشم ٹھٹوی علیہ الرحمہ کے زمانے کے اعتبار سے) سندھ کے حساب سے اندازاً ایک سو چالیس (۱۴۰) روپیہ بنے گا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے متعلّق صحیح قول یہی ہے جو ''صحیح مسلم''[18] کی حدیث مبارک[19] اور دوسری کُتب میں بھی مذکور ہے۔

---

[16] اِس کتاب کا اصل نام ''المواهب اللدنية بالمنح المحمدية'' ہے۔یہ کتاب جلیل القدر اور کثیر النفع ہے، سیرت میں اس کتاب کی کوئی نظیر نہیں ہے، مصنّف نے اس کو تین مقاصد پر ترتیب دیا ہے۔دیکھئے: کشف الظنون، ۲/ ۱۴۴۵، اور یہ کتاب طبع شدہ ہے۔

[17] المواهب اللدنية، المقصد الأول، ذكر حضانته , ۱/ ۱۱۷.

[18] اِس کتاب کا مکمل نام ''المُسنَد الصَّحیح المُختَصَر مِن سُنَنٍ بنقلِ العَدلِ عن العَدلِ عن رسول الله ﷺ'' ہے لیکن یہ ''الجامعُ الصَّحِیح'' کے نام سے زیادہ معروف و مشہور ہے۔فی زمانہ لوگ اسے '' صحیح مسلم '' کے نام سے جانتے ہیں۔یہ کتاب طبع شُدہ ہے اِس کتاب کی تخریج میں بہت سی کُتب تصنیف کی گئی ہیں۔اور بہت سے علماء نے اس کی شرح لکھی ہے جیسے قاضی عیاض بن موسیٰ المالکی متوفی ۵۴۴ھ نے ''الإکمال فی شرحِ مُسلم'' کے نام سے اِس کتاب کی شرح لکھی ہے۔یحییٰ بن شرف النووی متوفی ۶۷۶ھ نے ''المِنھاج فی شرح مسلم بن الحجّاج'' کے نام سے اِس کی شرح لکھی ہے، جلال الدین السیوطی متوفی ۹۱۱ھ نے ''الدِّیباج علی صَحِیحِ مُسلِم بن الحجّاج'' کے نام سے اِس کتاب کی شرح لکھی ہے۔مُلّا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ نے چار جلدوں میں اِس
=

دوسری روایت میں ہے کہ: اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مہر بیس (۲۰) جوان اونٹ تھے۔ اس روایت کی صحت کے ثبوت کے بعد روایتوں میں تطبیق اس طرح ہوگی کہ بیس اونٹ کی مجموعی قیمت ۵۰۰ درہم ہوتی ہے۔ ہر دونوں روایتوں میں سے ہر ایک کا مرجع ایک ہی ہے۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پانچ سو درہم چاندی کے ساتھ، ۲۰ اُونٹ بھی دیئے گئے ہوں اور جو مہر میں اضافہ کیا گیا تھا وہی اصل مہر کا حکم ہو۔)

"سیرت شامیہ"[20] میں دوسری جگہ مذکور ہے کہ: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مہر (نبی کریم ﷺ کی لختِ جگر) حضرت سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالی عنہا کے مہر جتنا تھا، یعنی چار سو (۴۰۰) مثقال چاندی[21]۔

اِسی سلسلے میں اِس تیسری روایت کا ذِکر حضرت بیبی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے

= کی شرح لکھی ہے، بہر حال اِس کتاب کی سو (۱۰۰) سے زائد شروحات لکھی گئی ہیں۔ دیکھئے: کشف الظُّنون، ۱/۱۵۵.

[19] صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الصداق، الحدیث: ۱۴۲۶، ۲/ ۱۴۲.

[20] اِس کتاب کا مکمل نام "سبل الهدی و الرشاد فی سیرة خیر العباد" ہے۔ یہ کتاب سیرت کی متأخر کتب میں نہایت حُسن پیرائے سے تصنیف کی گئی ہے۔ یہ کتاب ۳۰۰ سے زائد مراجع سے تصنیف کی گئی ہے۔ اِس کتاب میں عجیب و غریب فوائد شامل ہیں۔ اور یہ کتاب ۷۰۰ ابواب سے متجاوز ہے۔ دیکھئے: کشف الظُّنون ، ۲/ ۹۷۸ ، اور یہ کتاب طبع شدہ ہے۔

[21] سبل الهدی و الرشاد، ۹/ ۴۸.

مہر کے بیان میں اِسی رسالے کے آخر میں بطور ضمیمہ پر ہو گا۔ ان شاء اللہ۔

۲۔ حضرت اُمّ المؤمنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا [22]

آپ رضی اللہ عنہا کا حق مہر چار سو (۴۰۰) درہم چاندی تھا۔ اِسی طرح "سیرت شامی" [23] میں ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق مہر کا (مصنّف حضرت شیخ الاسلام محمّد ہاشم ٹھٹوی علیہ الرحمہ کے زمانے کے اعتبار سے) سندھ کے حساب سے اندازاً چار سو (۴۰۰) درہم چاندی کا حساب ایک سو بارہ (۱۱۲) روپیہ ہو گا۔

---

[22] آپ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے: سودہ بنت زَمعۃ بن قیس بن عبد شمس بن عبد وَدّ بن نصر بن حسل بن عامر بن لوی۔ آپ، حضور اکرم ﷺ سے پانچویں پشت میں ملتی ہیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ انصار کی قوم بنی عدی بن نجر سے تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام شموس تھا۔ ماں کی طرف سے سلسلۂ نسب اس طرح ہے: شموس بنت قیس بن عمرو بن زید بن لبید بن خواش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ حضور اکرم ﷺ کی بعثت کے ابتدائی دور میں آپ اسلام لی آئیں۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد شوال میں آپ کی حضور اکرم ﷺ سے شادی ہوئی۔ سنہ ۵۴ھ میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں آپ کا وصال ہوا۔ کُتبِ حدیث میں آپ سے ۵ روایات مذکور ہیں۔ (الباقیات الصالحات ملخصاً)۔

[23] سبل الهدى و الرشاد، جماع أبواب ذكر أزواجه، الباب الأول، الفصل الثاني، ١١/ ١٤٦.

۳۔ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہما[24]۔

صحیح قول کے مطابق آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا حقِ مہر حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے برابر تھا، (یعنی پانچ سو (۵۰۰) درہم چاندی)۔ جو ''صحیح مسلم'' کی حدیث [25] اور دوسری کُتب سے مستفاد ہے۔

ابن اسحاق [26] کی روایت میں ہے کہ: اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہا کا حق مہر چار سو (۴۰۰) درہم چاندی تھا[27]۔

---

[24] آپ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے: عائشہ بنت ابی بکر بن قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب بن لوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام زینب تھا۔ ماں کی طرف سے سلسلۂ نسب اس طرح ہے: اُمّ رومان بنت عامر بن عویمر بن عبد شمس بن عباد بن سبیع بن دھمان بن حرث بن غنم بن مالک بن کنانہ۔ آپ کی ولادت بعثتِ نبوی کے چار سال بعد ہوئی، بعثت نبوی کے دسویں سال بعد شوال مہینے میں حضور اکرم ﷺ سے آپ کا نکاح ہوا۔ آپ کی ۹ سال کی عمر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ رخصتی ہوئی۔ صحیح قول کے مطابق ۵۸ھ میں ۱۷ رمضان المبارک منگل کی رات آپ کا وصال ہوا، جنت البقیع میں آپ مدفون ہیں۔ آپ نے ۲۲۱۰ احادیث روایت فرمائی ہیں۔ (الباقیات الصالحات ملخصاً)۔

[25] صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الصداق، الحدیث: ۱۴۲۶، ۲/ ۱۴۲.

[26] آپ کا نام محمّد بن اسحاق بن یسار المطلبی المدنی ہے۔ آپ حفاظ الحدیث میں سے تھے۔ ابن حبان فرماتے ہیں کہ: مدینہ منورہ میں ابن اسحاق کے علم کے برابر کوئی نہیں تھا۔ آپ نے سنہ ۱۱۹ھ میں اسکندریہ کی زیارت کو گئے تو بغداد کو اپنا مسکن بنادیا اور وہیں آپ کا سنہ ۱۵۱ میں وصال ہوا۔ دیکھئے: الأعلام، ۶/ ۲۸.

[27] سیرت ابن اسحاق، تزویج عمر بن الخطاب أم کلثوم، ۱/ ۲۴۹.

اور ابن اسحاق کی یہ روایت صحیح روایت کے خلاف ہے۔ علامہ زرقانی علیہ الرحمہ نے "المواہب اللدنیہ" کی شرح [28] میں اسی طرح فرمایا ہے [29]۔

۴۔ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما [30]

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حقِ مہر کے مُتعلّق معلوم نہیں کہ آپ کا حق مہر کتنا تھا، البتہ "صحیح مسلم" میں حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث مروی ہے، آپ فرماتی ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کا مہر بارہ (۱۲)

---

[28] اس شرح کا نام "شرح الزرقانی علی المواہب" ہے۔ شارح نے اپنی اس شرح میں شمائل مصطفی اور آپ ﷺ کی سیرت مبارکہ اور صفات شریفہ پر احادیث کا التزام فرمایا ہے۔ دیکھئے: کشف الظُّنون ، ۲/ ۹۷۸ ،اور یہ شرح طبع شدہ ہے۔

[29] شرح الزرقاني على المواهب، ٤/ ٣٦٦.

[30] آپ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے: حفصہ بنت عمر فاروق بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوئ۔ آپ کی والدہ حضرت زینب بن مظعون رضی اللہ عنہا تھیں، جو بڑی جلیل القدر صحابیہ تھیں۔ آپ کی والدہ عظیم المرتبت صحابی حضرت عثمان بن مظعون کی بہن تھی۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بعثت نبوی سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں۔ نبی کریم ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے ہجرت کے ڈھائی سال بعد شعبان المعظم مہینے میں نکاح فرمایا۔ صحیح قول کے مطابق ۶۰ سال کے عمر میں حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلافت کے زمانے میں سنہ ۴۵ ہجری شعبان المعظم میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ علم وفضل کے لحاظ سے بھی بڑے مرتبے پر فائز تھیں۔ آپ نے نبی کریم ﷺ سے تقریباً ۶۰ احادیث مبارکہ روایت فرمائی ہیں۔ (الباقیات الصالحات ملخصاً)

عدد اوقیہ سونا تھا اور ایک نش (نصف اوقیہ)، پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رواۃ سے پوچھا کہ آپ جانتے ہو کہ "نش" کے معنی کیا ہیں؟ رواۃ نے عرض کیا: نہیں۔ اِس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نش، نصف اوقیہ ہے [31]۔

پس وہ جملہ پانچ سو (۵۰۰) درہم ہوئے۔ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حقِ مہر پانچ سو (۵۰۰) درہم چاندی ہوا۔

۵۔ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ سلمہ بنت ابی اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا [32]

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حق مہر میں یہ سامان موصول ہوا تھا۔ ایک بستر، پانی پینے کا چھوٹا پیالہ، کھانے کے لئے بڑا پیالہ، آٹا پیسنے کے لئے ایک چکی۔

بستر کے تکیہ یا رضائی میں کپاس کے بجائے کھجور کے درخت کے پتے یا اُس

---

[31] صحيح مسلم، كتاب النكاح, باب الصداق...الخ، الحديث:١٤٢٤، ٢/ ١٠٤٢.

[32] آپ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے: اُمّ سلمہ بنت ابی اُمیہ بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مرۃ بن کعب بن لوئی۔ آپ کی والدہ کا نام عاتکہ تھا جو بنی کنانہ قبیلہ کی تھیں۔ آپ کی والدہ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے: عاتکہ بنت عاص بن ربیعہ بن مالک بن خزیمہ بن علقمہ بن فراس بن غنم بن مالک بن کنانہ۔ صحیح قول کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کا نکاح ۴ھ میں ہوا۔ ۸۴ سال کی عمر میں آپ کا وصال ۶۱ھ میں شوال کے مہینے میں ہوا، اُس وقت یزید کی حکومت تھی۔ آپ کی نماز جنازہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔ آپ رضی اللہ عنہا جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ کُتُبِ حدیث میں آپ سے ۳۷۸ احادیث مروی ہیں۔ (الباقیات الصالحات ملخصاً)۔

کی کھال موجود تھی۔

مذکورہ تمام سامان اور اشیاء کی قیمت دس (۱۰) درہم چاندی ہے۔ دوسری روایت میں یہ کہ: اس اشیاء کی قیمت چالیس درہم چاندی ہے۔ اِسی طرح علامہ زرقانی نے "المواہب اللدنیہ" کی شرح[33] میں فرمایا ہے۔

۶۔ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ حبیبہ بنت اَبی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما[34]

صحیح اقویٰ قول کے مطابق آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حق مہر چار سو (۴۰۰) دینار سونا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ: دوسو (۲۰۰) دینار سونا تھا۔ اور یک روایت میں ہے کہ: نوسو (۹۰۰) درہم چاندی تھی۔ اور ایک روایت میں ہے چار سو (۴۰۰) درہم چاندی تھی۔

البتہ تمام روایات میں پہلی روایت (یعنی چار (۴۰۰) دینار سونے والی)

---

[33] شرح الزرقاني على المواهب، ٤/ ٤٠١.

[34] آپ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے: اُمّ حبیبہ بنت اَبی سفیان بن صخر بن حرب بن اُمیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی۔ آپ کی والدہ کا نام صفیہ بنت ابی العاص بن اُمیہ ہے۔ سیدہ اُمّ حبیبہ کا نبی اکرم ﷺ سے نکاح ۷ھ میں ہوا۔ آپ کا وصال ۴۴ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہا مدینہ منورہ میں مدفون ہیں۔ کُتُبِ حدیث میں آپ سے ۶۵ احادیث مروی ہیں۔ (الباقیات الصالحات ملخصاً)

زیادہ راجح ہے۔اِسی طرح علامہ شامی نے ''سیرت شامی''[35] میں ذِکر فرمایا ہے۔

نوٹ: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حق مہر نبی کریم ﷺ کی رضامندی پر حبشہ کے حاکم 'نجاشی' نے اپنے مال سے سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ بھیجا۔ بر مہر تقدیر حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر تمام ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے مہروں سے زیادہ ہے۔

۷۔ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا[36]

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حقِ مہر چار سو (۴۰۰) درہم چاندی تھا، ''سیرت شامیہ'' میں اسی طرح فرمایا ہے۔

---

[35] سبل الهدى و الرشاد، جماع ابواب ذكر أزواجه، الباب السادس، الفصل الثالث، ۱۱/ ۱۹۵.

[36] آپ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے: زینب بنت جحش بن رباب بن یعمر بن صبرۃ بن مرۃ بن کبیر بن غَنم ابن دُودان بن اسد بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر۔ آپ کی والدہ کا نام اُمیہ بنت عبد المطلب بن ہاشم ہے۔ آپ کا پہلا نکاح سید عالم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید سے ہوا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا ۳۵ سال کی عمر میں نبی اکرم ﷺ سے نکاح ۵ھ میں ہوا۔ آپ کا وصال ۲۰ھ میں حضرت عمر کے دورِ خلافت میں ہوا۔ آپ کی نماز جنازہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔ آپ رضی اللہ عنہا جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ کُتُبِ حدیث میں آپ سے ۱۱ احادیث مروی ہیں۔ (الباقیات الصالحات ملخصاً)۔

۸۔ حضرت اُمّ المؤمنین زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالی عنہا

پس آپ کا مہر چار سو (۴۰۰) درہم چاندی تھا اور یک روایت میں پانچ سو (۵۰۰) درہم چاندی ہے۔ علامہ زرقانی نے ''المواہب اللدنیہ'' پر اپنی شرح میں اِسی طرح فرمایا ہے۔

۹۔ حضرت اُمّ المؤمنین جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہا

پس آپ کا مہر نو (۹) اوقیہ سونا واقع ہوا۔

جویریہ رضی اللہ تعالی عنہا جنگ 'مریسع' جس کو جنگ 'بنی المصطلق' بھی کہا جاتا ہے، اِس جنگ میں مالِ غنیمت سے صحابی سیدنا ثابت بن قیس بن شماس انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے حصے میں ملی تھی۔ پھر حضرت سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کو نو (۹) اوقیہ پر مکاتب [37] کیا، پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے نو (۹) اوقیہ سونا حضرت ثابت کو ادا فرمایا اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کو صحابی حضرت ثابت بن قیس سے آزاد کیا۔ پھر (نبی کریم ﷺ نے) اُن سے نکاح فرمایا اور نبی کریم ﷺ کی طرف سے دیئے ہوئے نو (۹) اوقیہ سونا ہی مہر ہوا۔

دوسری روایت میں ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ثابت بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ سے نو (۹) اوقیہ سونے کے بدلے

---

[37] آقا اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرّر کر کے یہ کہہ دے کہ اتنا ادا کردے تو تُو آزاد ہے اور غلام اس کو قبول بھی کرلے، تو ایسے غلام کو 'مکاتب' کہتے ہیں۔

خرید کر آزاد فرمایا، پھر اُن سے نکاح فرمایا اور حق مہر میں چار سو (۴۰۰) درہم چاندی ادا فرمائی۔

چار سو (۴۰۰) چاندی کا اندازہ (مصنف حضرت شیخ الاسلام محمدّ ہاشم ٹھٹوی علیہ الرحمہ کے زمانے کے اعتبار سے) وہ ہے جو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے مہر کے بیان میں ذکر کیا گیا اور نو (۹) اوقیہ میں تین سو ساٹھ (۳۶۰) درہم چاندی ہوتی ہے اور اُس روپے کی حساب سے جو ملک سندھ میں متعارف ہے اٹھانوے (۹۸) روپے ہے اور روپے کے چار خمس ہوتے ہیں۔

۱۰۔ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حُیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا[38]

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلے جنگ خیبر میں مالِ غنیمت میں صحابی حضرت

---

[38] حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام زینب تھا، آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے: صفیہ بن حُیی بن اخطب بن سعید بن عامر بن عبید بن خزرع بن ابی حبیب بن نضر۔ آپ کی والدہ کا نام ضرّہ تھا جو بنو قریظہ کے ایک نامور سردار سموئیل کی بیٹی تھیں۔ آپ کا والد حیی بن اخطب، حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ہونے کی وجہ سے اپنی قوم میں بے حد معزز و محترم تھا۔ تمام قوم اس کی وجاہت کے آگے سر جھکاتی تھی۔ آپ ۷ھ میں غزوہ خیبر کے مالِ غنیمت میں مسلمانوں کے حصے میں آئیں، نبی کریم ﷺ نے آپ کو پسند و منتخب فرمایا، پھر وہاں خیبر میں ہی ۱۷ سال کی عمر میں آپ رضی اللہ عنہا کا حضور اکرم ﷺ سے نکاح ہوا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے رمضان المبارک سنہ ۵۰ ہجری میں ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور جنّت البقیع میں دفن ہوئیں۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نہایت حلیم الطبع، خلیق، کشادہ دل اور صابرہ تھیں۔ کُتبِ حدیث میں آپ سے ۶۷ احادیث مروی ہیں۔ (الباقیات الصالحات ملخصا)۔

دحیہ کلبی رضی اللہ تعالی عنہ کے حصے میں آئیں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے صحابی دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے حضرت صفیہ بنت حُی کو سات (۷) غلاموں کے عوض خرید کر آزاد فرمادیا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ آپ کی آزادی ہی آپ رضی اللہ عنہا کا حق مہر بنا۔

اِسی اختلاف کی وجہ سے علماء اِس لفظ کے سمجھنے میں اختلاف کرتے ہیں۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا آزاد ہونا یہی آپ کا مہر ہے۔ یہ شوافع علماء کا مذہب ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی آزادی کے لئے جو سات (۷) افراد بدلے میں دیئے گئے تھے، وہ حق مہر ہے۔ بعض علماء فرماتے ہے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے لئے اصل میں مہر مقرر نہیں ہوا تھا، آپ کی آزادی ہی مہر ہے اور مہر کے برابر ہے۔ اس مہر کے بغیر نکاح کا جواز نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔ یہ آخری دو اقوال علمائے احناف [39]، مالکیہ اور حنابلہ علیہم الرحمہ کے ہیں۔

البتہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ خصوصیت کے قائل نہیں ہیں۔ اُن کا موقف ہے کہ امت میں سے ہر مومن کا نکاح، مہر کے بغیر بھی جائز ہے۔

---

[39] ہمارا مذہب یہ ہے نکاح بلا مہر منعقد ہو جاتا ہے اور مہر مثل لازم آتا ہے۔

۱۱۔ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا[40]

آپ رضی اللہ عنہا کا حق مہر چار سو (۴۰۰) درہم چاندی تھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ: پانچ سو (۵۰۰) درہم چاندی ہے۔ علامہ زرقانی علیہ الرحمہ نے "المواہب اللدنیہ" کی شرح[41] میں اسی طرح فرمایا ہے۔

یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج مطہرات کے مہر کا بیان ختم ہوا۔

---

[40] آپ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے: میمونہ بنت حارث بن حزن بن بُجَیر بن ھُضَم بن رُبَیہ بن عبد اللہ بن ہلال بن عامر صعصہ ہے۔ آپ کی والدہ کا نام ہند ہے۔ والدہ کی طرف سے آپ کا سلسلۂ نسب یہ ہے: ہند بنت عوف بن زہیر بن حارث بن حماط بن حمیر۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح ۷ھ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان سَرِف (موجودہ نام نوریہ) کے علاقے میں ہوا۔ تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں آپ کا وصال ۵۱ھ میں حضرت امیر معاویہ کے دورِ خلافت میں اسی جگہ "سَرِف" میں ہوا۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھائی۔ کُتُبِ حدیث میں آپ سے ۷۶ احادیث مروی ہیں۔ (الباقیات الصالحات ملخصاً)

[41] شرح الزرقاني على المواهب، ٤/ ٤٢٣.

خاتمہ

حضرت سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا [42] کے مہر کا بیان:

"مواہب اللدنیہ"[43] میں ہے کہ: نبی کریم ﷺ کی لختِ جگر حضرت سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کا مہر چار سو (۴۰۰) مثقال چاندی تھا۔ اِسی طرح "سیرت شامی"[44]، "ریاض العارفین"[45] اور "خزانۃ الروایات"[46] وغیرہا

---

[42] حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت 'بعثت نبوی' سے تقریباً پانچ سال قبل حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت کے وقت نبی اکرم ﷺ کی عمر مبارک تقریباً ۳۵ سال تھی۔ حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زیر سایہ تربیت اور پرورش پائی۔ ابھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ۱۵ سال کی تھیں کہ ماں کی شفقت سے محروم ہو گئیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خصوصی تربیت فرمائی۔ سنہ ۲ھ میں غزوۂ بدر کے بعد حضور اکرم ﷺ نے اپنی سب سے چھوٹی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اپنے چچازاد بھائی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے تقریباً چھ ماہ بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چند روز کی علالت کے بعد ۳ رمضان المبارک ۱۱ ہجری کو بعد نماز مغرب ۲۹ سال کی عمر میں انتقال فرما گئیں۔ اور عشاء کی نماز کے بعد آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

[43] المواهب اللدنية، المقصد الأول، غزوة قرقرة الكدر، ١/ ٢٣٥.

[44] سبل الهدى و الرشاد، ١١/ ٣٨.

[45] اس کتاب کے نام کے مشابہ کثیر اسلامی کُتب ہیں، کتاب کے نام کے متعین نہ ہونے کی وجہ سے اس کتاب کا تعیّن نہ ہو سکا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ فہیمی غفرلہ

میں ہے[47]۔

اِس حساب سے معلوم ہوا کہ حضرت سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کا مہر (مصنّف حضرت شیخ الاسلام محمّد ہاشم ٹھٹوی علیہ الرحمہ کے زمانے کے اعتبار سے) ملک سندھ میں رائج روپے حساب سے اندازاً ایک سو ساٹھ (۱۶۰) روپیہ ہوگا۔

اِس وجہ سے کہ ہر شرعی مثقال کا وزن چار (۴) ماشے اور ایک ماشہ کے چار خُمس (یعنی چار پانچویں حصے) ہوتا ہے۔اور ہر مثقال وزنِ سبع کے اعتبار سے کہ جسے فقہاء کرام معتبر سمجھتے ہیں ایک درہم اور تین ساتویں حصے ہوتے ہیں۔

مثقال کی وضاحت لغت کی کتاب ''صراح'' میں مذکور ہے۔اس سے پہلے بھی گذرا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی زوجہ مطہرہ اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مہر تین روایات کے مطابق چار سو (۴۰۰) مثقال چاندی تھا۔

اِسی وجہ سے سندھ کے اکثر لوگ اپنے نکاح کے وقت چار سو درہم مہر مقرر کرنے کی عادت اختیار کی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اُمّ المؤمنین حضرت

=

[46] اِس کتاب کا مکمل نام ''خزانة الروايات في الفروع'' ہے، یہ کتاب قاضی جگن ہندی متوفی ۹۲۰ھ ساکن گجرات کی تصنیف ہے، دیکھئے: كشف الظنون، ۱/ ۷۰۲، اور یہ کتاب طبع شُدہ نہیں ہے، اس کا عکس راقم کی لائبریری ''المكتبة الفهيمية'' اور ''مکتبہ جمعیۃ اشاعت اہلسنّت'' میں موجود ہے۔

[47] خزانة الروايات، كتاب الطلاق، باب المهر، ورقة ٢٤٤/ الف.

خدیجہ رضی اللہ عنہا اور آپ ﷺ کی لختِ جگر حضرت سیدتنا فاطمہ زہراء بتول رضی اللہ عنہا کے مہر کے ساتھ بلا خلاف اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مہر کے ساتھ ایک روایت کے مطابق موافقت ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے۔ تمام حمد و تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب کریم محمدؐ مصطفیٰ ﷺ پر سال، مہینے، رات بھر بیشمار درود و سلام ہوں۔ اور آپ کی آل، صحابہ کرام پر بھی رحمتیں ہوں، جب تک مہینے اور سال آتے رہیں اور رات اور دن بدلتے رہیں۔ بندے کو گناہ سے بچنے اور نیک اعمال بجالانے کی طاقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے طرف سے نہیں ہے۔

بیشک اللہ تعالیٰ بلند مرتبہ اور بڑی عزت والا ہے۔ ہمارے سردار حضرت محمدؐ ﷺ پر اور آپ کی آل اور صحابہ پر رحمتیں اور سلامتی ہو۔

اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے اس رسالے کا ترجمہ 18-10-2014 کو بوقت صبح شروع ہوا اور ۲۹ ذی الحجہ ۱۴۳۵ھ بمطابق 24-10-2014 کو تقریباً صبح کے وقت ۱۰ بج کر ۱۵ منٹ پر مدرسہ محمدیہ غوثیہ حسینیہ محلہ اللہ آباد/ لاڑکانہ میں مکمل ہوا۔

تُحفَةُ المُسلِمِينَ فِي تَقدِيرِ مُهُورِ أُمَّهَاتِ المُؤمِنِينَ

فارسی متن

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، وعلى آله واصحابه و من کان خدمه۔

اما بعد: میگوید بندہ ضعیف محتاج بر رحمت ملک غنی محمدؐ ہاشم بن عبد الغفور بن عبد الرحمان السندی التتوی کہ رسالہ ایست در بیان تقدیر کابینہائے ازواج طاہرات حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و رضی اللہ عنہن۔ و شروع نمودہ شد در وی بتاریخ ششم از رجب الحرام ۱۱۷۱ھ الف و مائہ و احدی سبعین از ہجرت خیر الانام علیہ افضل الصلاۃ واشرف السلام۔ و نام نہادہ شد اورا "تحفة المسلمين فی تقدیر مهور أمهات المومنين" و بالله سبحانه و تعالى استعين

فائدہ: بدانکہ متفق علیہ از ازواج کثیر شریفہ یازدہ عدد ہستند کہ در تزوج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بانہا و در دخول او بانہا اخلافے نیست۔ مر ہیچ آنکہ از علمائے امت و در زیادہ از آں اختلافے است کہ تفصیل آں در کُتب مطوّلہ مذکور شدہ و در ایں رسالہ اقتصار کردہ میشود بذکر یازدہ عدد از ازواج شریفہ کہ متفق علیہ ہستند۔ و نیز اختصار کردہ میشود در ایں رسالہ بذکر کابینہائے آنہا فقط۔ واما سائر احوال آنہا پس نوشتہ شدہ ست آنہارا مفصلا در رسالہ پارسی کہ جداگانہ نام نہادہ شدہ است و اورا باسم "الباقیات الصالحات فی ذکر أزواج الطاهرات"۔

فائدہ ایضا: در ذکر اسماء ازواج شریفہ یازدہ عدد مذکورہ یکے از آنہا خدیجہ کبریٰ بنت خویلد، و دوم: سودہ بنت زمعہ، و سیوم: عائشہ صدیقہ بنت حضرت صدیق اکبر، و چہارم: حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما، و پنجم: اُمّ سلمہ بنت ابی اُمیہ، و ششم: اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیانَ، و ہفتم: زینب بنت جحش، و ہشتم: زینب بنت خزیمہ، و نہم: جویرہ بنت حارث، و دہم: صفیہ بنت حیی، و یازدہم میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

فائدہ ایضا: بدانکہ ترتیب نکاح ازواج طاہرات و نیز بر قول صحیح مشہور بر ہمیں ترتیب بودہ کہ ذکر نمودہ شد، اگرچہ در بعضے روایات ترتیب نکاح آنہا بر وجہ دیگر ہم مذکور شدہ است۔

فائدہ ایضا: اگر تُرا پرسند [48] کہ کابینھائے ازواج طاہرات را پیغمبرِ خُدا ﷺ بآنہا دادہ بودند یا از آنہا بخشانیدہ بودند؟

جواب: گفتہ شُد کہ بآنھا دادہ بودند دلالت میکند بر دادن آں قول اُو تعالیٰ کہ فرمودہ است:

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ

یعنی مھور ھن۔

پس ایں آیت دلالت میکند برآنکہ [49] آنحضرت ﷺ دادہ بود کابینھائے امہات المؤمنین را۔ ولہذا علامہ بیضاوی و علامہ چلبی و علامہ شہاب الدین خفاجی در "حاشیہ بیضاوی" آوردہ اند۔ عبارت را کہ محصل آنہا ایں است کہ: ظاہر ایں آیت آنست کہ دادہ پیغمبر خدا ﷺ کابینھائے ازواج طاہرات را بر وجہ تعجیل قبل از دخول۔ [وایں تعجیل] [50] برائے رعایت [امر] [51] افضل و اولیٰ بودہ قبل از دخول افضل است از دادن آں بعد از دخول۔ واز تعجیل [52] آں چرا کہ در وے است فراغ

---

[48] در نسخہ (ب) : پرسیدہ شود۔

[49] در نسخہ (ب) : زیرآنکہ۔

[50] ایں دو کلمات در نسخہ: (الف) نبود، زیادہ کردہ بودہ است از نسخہ: (ب)۔

[51] ایں لفظ در نسخہ: (الف) نبود، زیادہ کردہ بودہ است از نسخہ: (ب)۔

[52] ایں لفظ تصحیح کردہ بودہ است از نسخہ: (ب)، و در نسخہ (الف): "متاجل" بود۔

ذمہ زوج بسرعت از دَین۔ وآنچہ صاحبِ کشاف گفتہ کہ شاید مراد بہ ایتائے تسمیہ و تقدیر باشد آں احتمال مجازی است وغیر ظاہر است وحمل بر حقیقت لازم است مادام کہ ممکن باشد۔ انتہی محصلہ[53]۔

و در "تفسیر ثعلبی" نیز تصریح کردہ است کانکہ دادہ بود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کابینھائے امہات المومنین را بروجہ تعجیل قبل از دخول۔ انتہیٰ

پستر آمدیم بسوئے مقصود[54] کہ آں بیان تقدیر کابینھائے ازواج طاہرات است۔ پس میگویم کہ

اما اُم المؤمنین خدیجہ کبریٰ بنت خویلد رضی اللہ عنہا۔

پس بود کابین او دوازدہ اوقیہ زر و یک نش۔ در ہر[55] اوقیہ چہل درم نقرہ است۔ و نَش بفتح نون و تشدید شین معجمہ نیم اَوقیہ را گویند۔ ہمچنیں گفتہ بود در "مواہب لدنیہ" در مقصد اول۔

پس بریں تقدیر جملہ کابین بیبی مذکورہ پانصد درم نقرہ باشد۔ وآں بحساب روپیہ ہائے متعارفہ بلاد سندھ یکصد و چہل روپیہ باشد۔ [وہمیں است][56] قول صحیح در تقدیر کابین خدیجہ کہ مستفاد میشود از حدیث "صحیح مسلم" وغیرہ در روایتے دیگر آمدہ کہ کابین بیبی خدیجہ بیست عدد شتر جوان بود۔ وبعد صحت این روایت جمع دادہ شود میان آنہا بیکے از دووجہ یا آنکہ دادہ باشد بیست شتر۔ و باشد قیمت آنہا پانصد درم نقرہ

---

[53] ایں لفظ تصحیح کردہ بودہ است از نسخہ: (ب)، ودر نسخہ: (الف) "محلمن" بود۔

[54] ایں لفظ تصحیح کردہ بودہ است از نسخہ: (ب)، ودر نسخہ: (الف) "مقصد" بود۔

[55] ایں لفظ تصحیح کردہ بودہ است از نسخہ: (ب)، ودر نسخہ: (الف) "بر" بود۔

[56] ایں لفظ در نسخہ: (ب) نبود۔

پس مرجع ہر [57] دوروایت یکے باشد، یا آنکہ زیادہ کردہ باشند پانصدم درم نقرہ بیست شتر۔ وآنچہ زائد کردہ شود در کابین در حکم اصل کابین باشد۔

ودر "سیرت شامیہ" در موضعے دیگر گفتہ کہ: کابین خدیجہ چہار صد مثقال فضہ بود مثل کابین فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالی عنہما۔ انتہیٰ

وتقدیر آں بموجب ایں روایت سیوم در ذکر کابین زہراء در خاتمہ ایں [رسالہ] [58] خواہد۔ ان شاء اللہ تعالی

واما اُمّ المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

پس بود کابین او چہارم صد نقرہ ہمچنیں گفتہ است در "سیرت شامیہ" ودر چہاردہ صد نقرہ یک صد ودوازدہ روپیہ متعارفہ [59] بلاد سندھ [60] میشود۔

واما اُمّ المومنین عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہما

پس کابین اُو پانصد درم نقرہ بود مثل کابین خدیجہ بر قول صحیح کہ مستفاد میشود از حدیث "صحیح مسلم"، وغیرہ۔

ودر روایت ابن اسحاق آمدہ کہ کابین عائشہ چہارم صد درم نقرہ بود۔

وایں روایت مخالف است بصحیح ہمچنیں گفتہ است علامہ [زرقانی] [61] در شرح خود بر "مواہب لدنیہ"۔

---

[57] ایں لفظ تصحیح کردہ بودہ است از نسخہ: (ب)، ودر نسخہ: (الف) "بر" بود۔

[58] ایں لفظ زیادہ کردہ بودہ است از نسخہ: (ب)، ودر نسخہ: (الف) نبود۔

[59] ایں لفظ تصحیح کردہ بودہ است از نسخہ: (ب)، ودر نسخہ: (الف) "متفارقہ" بود۔

[60] در نسخہ (ب): سند۔

[61] ایں لفظ زیادہ کردہ بودہ است از نسخہ: (ب)، ودر نسخہ: (الف) نبود۔

واماام المومنین حفصه بنت عمر رضی اللہ تعالی عنہما۔

پس معلوم نمی شود تعین [62] آں که کابین اُو چه قدر بود؟ لیکن در "صحیح مسلم" از حدیث عائشه [صدیقه] [63] رضی اللہ عنہا آمده که او گفت: بود کابین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے ازواج خود دوازه عدد اُوقیه زر و یک نَشّ۔ پس پرسید عائشه مر راوی را [که] [64] آیا تو میدانی معنی نَشّ را؟ گفت: نی، گفت عائشه رضی اللہ عنہا که: نَشّ نیم اُوقیه است۔

پس جمله آں پانصد درم باشد۔ پس ازیں حدیث معلوم میشود که کابین حفصه نیز پانصد درم۔

واماام المومنین اُمّ سلمه بنت ابی اُمیه رضی اللہ عنہا۔

پس بود کابین او یک فراش محشو به لیف صورت بستر پنبه دار که در میان آں بجائے پنبه پوست درخت خرما انداخته شده بود، یک قدح که در آں آب نوشند، و یک صحفه که در آں بطعام خورند، و یک جفت سنگ آسانگ۔ و قیمت ایں همه چیزها مقدار [مقدار] [65] ده درم بود۔

و در روایتے دیگر آمده که قیمت آنہاں چہل درم نقره بود [و] [66] همچنیں گفته است زرقانی در شرح "مواهب لدنیه"۔

---

[62] ایں لفظ تصحیح کرده بوده است از نسخه: (ب)، و در نسخه: (الف) "یقین" بود۔

[63] ایں لفظ زیاده کرده بوده است از نسخه: (ب)، و در نسخه: (الف) نبود۔

[64] ایں لفظ زیاده کرده بوده است از نسخه: (ب)، و در نسخه: (الف) نبود۔

[65] ایں لفظ در نسخه: (ب) نیست۔

[66] ایں لفظ در نسخه: (ب) نیست۔

واما امّ المؤمنین اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

پس بود کابین اُو چہار صد دینار بر قول اَقویٰ۔ ودر روایتے آمدہ کہ دو صد دینار زر بود۔ ودر روایتے آمدہ کہ نہ صد درم نقرہ بود، در روایتے آمدہ کہ چہار ہزار درم نقرہ بود۔ وارجح دریں ہمہ روایات روایت اَولیٰ است، ہمچنیں گفتہ [است][67] علامہ شامی در "سیرت شامیہ" وبر ہمہ تقادیر ندادہ بود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کابین اُم حبیبہ را خود بلکہ فرستادہ بود آنرا انجاشی ملک حبشہ بہ ام حبیبہ از مال خود برضائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبر ہمہ تقادیر کابین ام حبیبہ زیادہ بود از کابینہائے سائر ازواج طاہرات۔

واما امّ المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔

پس بود کابین او چہار صد درم نقرہ، ہمچنیں گفتہ است در "سیرت شامیہ"۔

واما امّ المؤمنین زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا۔

پس بود کابین او چہار صد درم نقرہ ودر روایتے دیگر پانصد درم نقرہ، ہمچنیں گفتہ است علامہ زرقانی در شرح خود بر "مواہب لدنیہ"۔

واما جویرہ بنت حارث رضی اللہ عنہما[68]۔

پس بود کابین اُو نو اَوقیہ زر واقع شدہ بود جویرہ در وقت قسمت غنیمت اولاً در سہم حضرت ثابت بن قیس بن شماس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ودر "غزوہ مریسیع" کہ آنرا "غزوہ بنی المصطلق" نیز گویند۔ پس مکاتبہ کرد ثابت مذکور جویرہ را بر نہ اَوقیہ زر۔ پس ادا کرد مال کتابت را پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بثابت، وگرفت اورا از وی وآزاد شد جویرہ، پس نکاح کرد اورا۔ پس گردانید مالِ کتابت را کابین جویرہ۔

---

[67] ایں لفظ زیادہ کردہ بودہ است از نسخہ: (ب)، ودر نسخہ: (الف) نبود۔

[68] در نسخہ (ب): عنہا۔

وور روایتے دیگر آمدہ کہ خرید پیغمبر خدا ﷺ جویرہ را از ثابت بن قیس بہ نہ اوقیہ زر، پس آزاد کرد در او را، پستر نکاح کرد او را، ووادا ورا چہار صد درم نقرہ در کابین۔ وتقدیر چہار صد درم نقرہ بہ روپیہائے متعارفہ قبل ازین در کابین سودہ بیان نمودہ شد و درنہ اوقیہ از سہ (۳) صد وشصت درم نقرہ میشود وآں بحساب روپیہ ہائے متعارفہ بلاد سندھ[69] نو د وہشت روپیہ چہار خمس روپیہ میشود۔

واما اُمّ المؤمنین صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

پس او واقع شدہ بود اولاً در "غزوہ خیبر" از غنیمت آں در سہم حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ۔ پس خرید کرد آں[70] را [صفیہ را][71] پیغمبر خدا ﷺ از دحیہ بمقابلہ ہفت نفر از غلامان وآزاد کرد او را پستر نکاح کرد صفیہ را و گردانید آزادی او را کابین او۔ پس ازیں جہت اختلاف کردہ اند علماء در فہم معنی ایں لفظ، بعضے گفتہ اند کہ گردانید نفس آزادی او را کابین [او][72]۔

وبعضے [علماء][73] گفتہ اند کہ گردانید بدل آزادی او را کہ ہفت نفر مذکور بودند کابین او۔ وبعضے گفتہ اند این قول شافعیہ کہ نبود برائے صفیہ کابین حقیقۃً اصلاً وبود بدل آزادی او بمنزلہ کابین اُو، وایں جواز نکاح کابین خاصہ آنحضرت است ﷺ۔ و ایں دو قول اخیر غیر شافعیہ از حنفیہ ومالکہ وحنبلیہ الا آنکہ امام احمد بن حنبل قائل است

---

[69] در نسخہ (ب) : سند۔

[70] در نسخہ (ب) : او۔

[71] ایں لفظ در نسخہ: (ب) نیست۔

[72] ایں لفظ زیادہ کردہ بودہ است از نسخہ: (ب)، وور نسخہ: (الف) نبود۔

[73] ایں لفظ در نسخہ: (ب) نیست۔

بعدم خصوصیہ، ومیگوید کہ جائزاست نکاح بغیر کابین مر بر یکے از مؤمنانِ اُمت نیز۔

واماامّ المؤمنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔

پس بود کابین او چہار صد درم نقرہ۔ ودر روایتے[74] دیگر پانصد درم نقرہ۔ ہمچنیں گفتہ است زرقانی در شرح "مواہب" وتاایں مقام تمام شد مقصود۔

خاتمہ

دربیان تقدیر کابین بیبی حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

باید دانست کہ در "مواہب لدنیہ" گفتہ کہ کابین اُو چہار صد مثقال فضہ بود۔ انتہی

وکلام ہمچنیں گفتہ است در "سیرت شامیہ" و "ریاض العارفین" و "خزانۃ الروایات" وغیرہ آنہا۔ پس بریں تقدیر کابین او مقدار یکصد وشصت روپیہ متعارفہ بلاد سندھ میشود، بسبب آنکہ کہ ہر مثقال شرعی وزن چہار ماسہ وچہار خمس ماسہ است وہر مثقالی باعتبار وزن سبعہ کہ فقہاء آنرا معتبر داشتہ اند یک درم وسہ سبع [درم میشود][75]۔ صرح بہ[76] فی "صراح اللغۃ"۔

وپیشتر گذشتہ بود کابین خدیجہ کبری بموجب یک روایت از سہ روایت چہار صد مثقال فضہ بود۔ ولہذا اکثر اہل بلادِ سندھ عادت گرفتہ اند کہ عقود نکاح ہائے خود بمقابلہ کابین چہار صد مثقال فضہ می بندند تا موافق شود بہ کابین بیبی زہراء بتول بلاخلاف وبہ کابین بیبی حضرت خدیجہ بموجب یک روایت۔

---

[74] ایں لفظ تصحیح کردہ بودہ است از نسخہ: (ب)، ودر نسخہ: (الف) "روایات" بود۔

[75] ایں لفظ زیادہ کردہ بودہ است از نسخہ: (ب)، ودر نسخہ: (الف) نبود۔

[76] ایں لفظ تصحیح کردہ بودہ است از نسخہ: (ب)، ودر نسخہ: (الف) "بر" بود۔

و هو سبحانه أعلم و الحمد لله على التمام و على رسوله و صفيه محمد افضل الصلاة و السلام و على آله و صحبه البررة الكرام، ما دلت الشهور و الأعوام، و دارت الليالى و الأيام- و لا حول و لا قوة إلا بالله العلى العظيم -[و صلى الله على سيدنا محمد و آله و صحبه وسلم][77]-

[77] ایں جملہ زیادہ کردہ بودہ است از نسخہ: (ب)، و در نسخہ: (الف) نبود۔

المصادر و المراجع

المطبوعات:

تفسير البيضاوي، لأبي سعيد ناصر الدين عبد الله بن عمر البيضاوي (ت ٦٨٥ هـ) تحقيق: محمّد عبد الرحمن المرشعلي، دار احياء التراث العربي بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٨ هـ

تفسير الثعلبي، لأبي اسحاق احمد بن محمّد الثعلبي (ت ٤٢٧هـ)، تحقيق: الإمام أبي محمّد بن عاشور، دار احياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٢ هـ/ ٢٠٠٢م.

تفسير الكشاف، لأبي القاسم محمود بن عمرو جار الله الزمخشري (ت ٥٣٨هـ)، دار الكتاب العربي، بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٠٧م.

سبل الهدى و الرشاد، لمحمّد بن يوسف الصالحي الشامي (ت ٩٤٢هـ)، تحقيق: الشيخ عادل أحمد عبد الموجود، الشيخ علي محمد معوض دار الكتب العلمية بيروت لبنان، الطبعة الأولى ١٤١٤ هـ - ١٩٩٣ م

السير و المغازي، للإمام محمّد بن اسحاق بن يسار (ت ١٥١هـ) تحقيق: سهيل زكار، دار الفكر بيروت، الطبعة الأولى ١٣٩٨/ ١٩٧٨م.

شرح الزرقاني على المواهب اللدنية، للإمام أبي عبد الله محمّد بن عبد الباقي الزرقاني المالكي (ت ١١٢٢هـ)، دار الكتب العلمية بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٧هـ/ ١٩٩٦م .

صحيح مسلم، للإمام أبى الحسين مسلم بن الحجّاج بن مسلم القُشيرى النّيسابورى (ت٢٦١هـ)، تحقيق: محمّد فؤاد عبد الباقي.

عناية القاضي و كفاية الراضي (حاشية الخفاجي على تفسير البيضاوي، للامام شهاب الدين أحمد بن محمّد الخفاجي (ت ١٠٦٩ هـ) دار الصادر بيروت.
كشف الظنون عن أسامي الكتب و الفنون، للمؤرخ مصطفى بن عبد الله الشهير بـ "حاجي خليفه"، دار إحياء التّراث العربي، بيروت، الطّبعة : ١٩٥١هـ.
المواهب اللدنية بالمنح المحمديّة، للإمام أحمد بن محمّد القسطلاني (ت ٩٢٣هـ)، شرحه و علّق عليه: مأمون بن محيي الدين الجنّان، دار الكتب العلمية بيروت، الطّبعة الأولىٰ ١٤١٦هـ/ ١٩٩٦م.
هدية العارفين، للعالم اسماعيل باشا البغدادي، دار احياء التراث العربي بيروت، الطّبعة: ١٩٥١هـ.

المخطوطات:

حاشية الچلبي على البيضاوي، لسعد الدين الچلبي (ت٩٤٥هـ) مخطوطة مصوّرة في المكتبة الفهيمية.
خزانة الفتاوى، لقاضي جكن الهندي (ت٩٢٠ هـ) مخطوطة مصوّرة في المكتبة الفهيمية.

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارس حفظ و ناظرہ

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت صبح و رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت صبح اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرنگرانی درس نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالافتاء

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلہ اشاعت

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے۔ جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کرکے تقسیم کی جاتی ہے۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

ہفتہ واری اجتماع

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے زیر اہتمام نور مسجد کاغذی بازار میں ہر پیر کو رات بعد نماز عشاء فوراً ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے۔ جس میں مختلف علماء کرام مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے۔ جس میں مختلف علماء اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لئے اور کیسٹیں سماعت کے لئے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔

روحانی پروگرام

تسکینِ روح اور تقویت ایمان کے لئے شرکت کریں
ہر شبِ جمعہ نمازِ تہجد اور ہر اتوار عصر تا مغرب ختم قادریہ اور خصوصی دعا

آن لائن فتویٰ کے حصول کیلئے darulifta.alnoor@gmail.com پر رابطہ کریں